بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ (ضحیٰ : ۱۱)

جشنِ بہاراں

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔اے (گولڈ میڈلسٹ) پی ایچ۔ڈی

صدارتی تمغہ اعزاز فضیلت (حکومت پاکستان)

بین الاقوامی سلسلۂ اشاعت نمبر

۱۷

اِدارۂ مسعودیہ، کراچی

website: www.almazhar.com

وَاَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

اور اپنے ربّ کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ (ضحیٰ:۱۱)

جشنِ بہاراں

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

۱۷

اِدارۂ مسعودیہ، کراچی

انتساب

۔۔۔۔ عالم بالا کے ان صف بستہ فرشتوں کے نام

۔۔۔۔ پروردگار عالم جن کی قسم کھا رہا ہے

۔۔۔۔ جو شب و روز تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے

حضور درود و سلام کے گجرے پیش کر رہے ہیں۔

عرش تا فرش ہے جس کی زیر نگین
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

جھلکیاں

۱۔۔۔ خوشیاں مناؤ۔

۲۔۔۔ عہد وفا،

۳۔۔۔ پیام محبت ذکر ولادت، ولادت باسعادت سے پہلے

۴۔۔۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام

۵۔۔۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

۶۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

۷۔۔۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہود و نصاریٰ، ذکر ولادت، ولادت باسعادت کے بعد

۸۔۔۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۔۔۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

۱۰۔۔۔ حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ

۱۱۔۔۔ محدث کبیر ابجوزی رضی اللہ عنہ

۱۲۔۔۔ ابوالعباس تقی الدین ابن تیمیہ

۱۳۔۔۔ اوب الخیر شمس الدین محمد بن محمد شیرازی دمشقی معروف با بن جوزی

۱۴۔۔۔ ابوالفضل شہاب الدین احمد معروف با بن حجر عسقلانی

۱۵۔۔۔ شہاب الدین احمد بن محمد معروف با امام قسطلانی

۱۶۔۔۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی

۱۷۔۔۔ شاہ احمد سعید مجددی

۱۸۔۔۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (مرشد کریم مولوی اشرف علی تھانوی)

۱۹۔۔۔ شیخ محمد بن علوی مالکی حسنی مکی

۲۰۔۔۔ انقلاب حسن

۲۱۔۔۔ عیدوں کی عید

۲۲۔۔۔ آمد بہار

۲۳۔۔۔ جشن بہار

۲۴۔۔۔ استقبال بہار

۲۵۔۔۔ جمہور و جمہوریت

۲۶۔۔۔ ذکر و افکار

۲۷۔۔۔ انفصال و اتصال

۲۸۔۔۔ حواشی اور حوالے

۲۹۔۔۔ کتابیات

۳۰۔۔۔ ڈاکٹر محمد اقبال

(۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خوشیاں مناو

قل بفضل اللّٰه وبرحمته فبذلك فليفر حواء هو خير مما يجمعونO (قرآن حکیم، سورہ یونس:۵۸)

کہہ دیجئے یہ اللہ کے فضل سے ہے، یہ اللہ کی رحمت سے ہے۔ تو اس پر خوشیاں منائیں۔ وہ ان کی سب جمع پونجی سے بہتر ہے۔

(۲)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عہد وفا

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب وحکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے کہ تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اس کی مدد کرنا۔۔۔۔۔فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا''؟۔۔۔۔۔سب نے عرض کی۔۔۔۔۔''ہمنے اقرار کیا''۔۔۔۔۔تو فرمایا۔۔۔۔۔''ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔(قرآن حکیم۔سورہ آل عمران:۸۱)

(۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیمان محبت

آپ فرما دیجئے اگر تم کو۔۔۔۔۔تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہاری پسند کے مکان۔۔۔۔۔اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیارے ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے (عذاب نازل کرے) اور اللہ سرکشوں کو راہ نہیں دیتا۔۔۔۔۔(قرآن حکیم، سورہ توبہ:۲۴)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۴)

حضرت ابراھیم علی نبینا وعلیہ السلام

(۵)

حضرت اسمعیل علی نبینا وعلیہ السلام

اے رب ہمارے بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور خوب ستھرا فرمائے، بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔(قرآن حکیم، سورہ بقرہ:۱۲۹)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۶)

حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام

اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا۔۔۔۔۔اے بنی اسرائیل!۔۔۔۔۔میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام 'احمد' ہے۔(قرآن حکیم، سورہ صف:۶)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۷)

یاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اور

یہود ونصاری

اوراس سے پہلے وہ (یہودونصاری) اسی نبی کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھےتو جب تشریف لایاان کے پاس وہ جانا پہچانااس سے منکر ہو بیٹھےتو اللہ کی لعنت منکروں پر (قرآن حکیم، سورہ توبہ:

ذکر ولادت با سعادت کے بعد

(۸)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

(۶۸ھ۔۔۔۶۸۷ء)

علامہ زرقانی نے بحوالہ تنویر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ (یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ) اپنے گھر میں اپنے اہل وعیال اور چند افرادقوم کو جمع کر کے ان کے سامنے وقائع ولادت بیان فرمار ہے تھےاور حمد الہٰی اور درود رسلات پناہی میں مصروف تھے کہ اچانک سرور دو جہاں شفیع مجرماں (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لے آئے اوران کا یہ حال ملاحظہ فرما کرنہایت خوش ہوئے اور فرمایا:۔

حلت لکم شفاعتی

میری شفاعت تم پرحلال ہوگئی (یعنی لازم ہوگئی)

(مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ: مواعظ مظہری ۱۹۷۰ء کراچی ص ۱۸۶۔۱۸۷)

(۹)

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ (م۔۵۰ھ)

دربار رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد یعنی صحابی رسول حضرت عروہ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہم (جوعشرہ مبشرہ میں ہیں اور مدینہ منورہ کے مشہور عالم وفقیہہ بھی ہیں) روایت کرتے ہیں:۔

حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مسجد (نبوی شریف) میں حسان بن ثابت (رضی اللہ عنہ) کے لئے منبر رکھا کرتے تھے تا کہ وہ اس پر کھڑے ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں فخریہ اشعار پڑھیں یا آپ نے فرمایا۔رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے کفار کے احضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مسجد (نبوی شریف) میں حسان بن ثابت (رضی اللہ عنہ) کے لئے منبر رکھا کرتے تھے تا کہ وہ اس پر کھڑے ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں فخریہ اشعار پڑھیں یا آپ نے فرمایا۔رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے کفار کے الزامات کا جواب دیں۔۔۔۔۔اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حسان (رضی اللہ عنہ) کے لئے فرماتے، ''اللہ تعالیٰ روح المقدس (حضرت جبرئیل علیہ السلام) سے حسان (رضی اللہ عنہ) کی مدد فرمائے''، جب تک کہ وہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے کفار کے الزامات کا جواب دیتے رہیں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعریف میں فخریہ اشعار پڑھتے رہیں۔

توشہ میں ، غم و اشک کا ساماں بس ہے
افغان دلِ زار ، حُدی خواں بس ہے

رہبر کی رہِ نعت میں گر حاجت ہو
نقشِ قدمِ حضرتِ حسّان بس ہے

(۱) ابوداودشریف، ج۲ص۳۳۶ (۲) شرح شمائل ترمذی شریف (سید محمد امیر شاہ گیلانی) مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء ص ۳۲۸)

(۱۰)

امام المحدثين امام مالك بن انس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(م۔۱۷۹ھ/۷۹۵ء)

امام المحدثین جب حدیث پاک بیان فرماتے تو یہ اہتمام فرماتے۔۔۔۔۔ پہلے غسل فرماتے، خوشبو لگاتے، نئے کپڑے پہنتے، طیلساں اوڑھتے اور عمامہ باندھتے چادر سر مبارک پر رکھتے۔۔۔۔۔ان کے لئے۔۔۔۔۔ایک تخت مثل عروس بچھایا جاتا۔۔۔۔۔اس وقت باہر تشریف لاتے اور نہایت خضوع وخشوع سے اس پر جلوس فرماتے اور جب تک حدیث بیان فرماتے اگر سلگاتے اور اس تخت پر اسی وقت بیٹھتے تھے جب نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حدیث بیان کرنی ہوتی۔

عرض کیا گیا، آپ اتنا اہتمام کیوں فرماتے ہیں''؟ فرمایا۔۔۔۔۔ مجھے تعظیم رسول سے پیار ہے، میں بغیر وضو اور سکون ووقار کے حدیث بیان نہیں کرتا۔

(اقامۃ القیامہ (۱۲۹۹ھ)، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۰ء، ص۵۵، بحوالہ قاضی عیاض: شفا شریف)

(۱۱)

محدث کبیر علامہ ابن جوزی

(م۔۵۹۷ھ/۱۲۰۱ء، بغداد شریف)

یہ عمل حسن (محفل میلاد) ہمیشہ سے حرمین شریفین یعنی مکہ ومدینہ، مصر، یمن وشام، تمام بلاد عرب اور مشرق ومغرب کے رہنے والے مسلمانوں میں جاری ہے اور وہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلیں قائم کرتے اور لوگ جمع ہوتے ہیں۔

(محدث ابن جوزی: المیلاد النبوی، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء، ص۳۴، ۳۵)

ﷺ

اللہ کی سر تا بقدم، شان ہیں یہ : ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

قران تو ایمان، بتاتا ہے انہیں : ایمان یہ کہتا، مری جان ہیں یہ

(۱۲)

ابوالعباس تقی الدین ابن تیمیه حرانی

(م۔۷۲۸ھ/۱۳۲۸ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد کی تعظیم اور سالانہ محفل میلاد کا انعقاد بعض لوگ کرتے ہیں اور اچھے ارادے اور نیک نیت سے اس محفل کو منعقد کرنے والے کے لئے حسن قصد کی بدولت اس میں اجر عظیم ہوتا ہے نیز اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتکریم ہے۔

(محمد بن علوی المالکی الحسنی: حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء، ص۲۱)

ﷺ

کچھ اور طریقے، غم جاناں نہ بتائے : دیوانہ ہے، جو قیس کو دیوانہ بتائے

اے راستے والو: جسے کچھ واں کی خبر ہو : للہ ہمیں یار کا، کاشانہ بتائے

(۱۳)

ابو الخير شمس الدين محمدبن محمد شيرازی دمشقی معروف با مام ابن جزری

(م۔۷۵۱ھ/۱۳۵۰ء)

شب میلاد کی خوشی کی وجہ سے جب ابولہب جیسے کافر کا یہ حال ہے (کہ اس کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے)۔ حالانکہ ابولہب ایسا کافر ہے جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی مومن وموحد کا کیا حال ہوگا جو حضور کے میلاد کی خوشی میں حضور کی محبت کی وجہ سے اپنی قدرت اور طاقت کے موافق خرچ کرتا ہے۔۔۔۔۔قسم ہے میری عمر کی اس کی جزا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل عمیم، جنات نعیم میں داخل کرے۔

(امام قسطلانی: مواہب اللدنیہ، مطبوعہ مصر، ج۱، ص۲۷)

(۱۴)

حافظ ابوالفضل شہاب الدین احمد
معروف بابن حجر عسقلانی

(م۔۸۵۲ھ/۱۴۴۸ء)

حضور علیہ الصلوہ والسلام مدینہ شریف تشریف لائے تو وہاں کے یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا تو ان سے دریافت فرمایا کہ۔۔۔۔۔ ''تم عاشورہ کا روزہ کیوں رکھتے ہو؟'' ۔۔۔۔۔ انہوں نے کہا۔۔۔۔۔ ''یہ دن نہایت مقدس ہیں، مبارک ہے، اسی دن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق فرمایا اور موسیٰ (علیہ السلام) کی نجات بخشی اور ہم تعظیما اس دن کا روزہ رکھتے ہیں'' ۔۔۔۔۔ حضور علیہ الصلوہ والسلام نے فرمایا۔۔۔۔۔ ''ہم موسیٰ (علیہ السلام) کا دن منانے میں تم سے زیادہ حقدار ہیں'' ۔۔۔۔۔ پس حضور علیہ الصلوہ والسلام نے خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(معلوم ہوا جس دن اللہ تعالیٰ کی خاص نعمت کا نزول ہو یا کسی مصیبت سے نجات ہو نہ صرف اسی دن بلکہ ہر سال اس تاریخ کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے)۔

(شاہ احمد سعید مجددی: اثبات المولد والقیام، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء ص ۲۳)

صلی اللہ علیہ وسلم

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفےٰ کہ یوں : کیف کے پر جہاں جلیں کوئی بتائے کیا کہ یوں
قصر دنی کے راز میں عقلیں تو گم ہیں جیسی ہیں : روح قدس سے پوچھیے تم نے بھی کچھ سنا کہ یوں
دل کو ہے فکر کس طرح مردے جلاتے ہیں حضور : اے میں فدا لگا کر ایک ٹھوکر اسے بتا کہ یوں
باغ میں شکر وصل تھا، ہجر میں ہائے ہائے گل : کام ہے ان کا ذکر سے، خیر وہ یوں، ہوا کہ یوں
جو کہے شعر و پاس شرع، دونوں کا حسن کیونکر آئے : لا اسے پیش جلوہ، زمزمہ، رضا کہ یوں

(۱۵)

علامہ شہاب الدین احمد بن محمد معروف بامام قسطلانی

(م۔۹۲۳ھ/۱۵۱۷ء)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدائش کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے رہے اور دعوت طعام کرتے رہے ہیں۔ اور ان راتوں میں انواع واقسام کی خیرات کرتے رہے اور سرور ظاہر کرتے چلے آئے ہیں۔

(امام قسطلانی: مواہب اللدنیہ، مطبوعہ، مصر، ج ا، ص ۲۷)

صلی اللہ علیہ وسلم

یارب عطا ہو مجھ کو ولا اُن کے نام کی: شیدا پہ جن کے آتش دوزخ حرام کی!
صدقہ اُنہیں کا اُن کے غضب سے بچا مجھے: دشمن پہ جن کے نعمت جنت حرام کی!

(۱۶)

شیخ عبدالحق محدث دھلوی رحمتہ اللہ علیہ
(م۔۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء)

اے اللہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے تیرے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں، میرے اعمال فساد نیت کا شکار ہیں، البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل محض تیری ہی عنایت سے اس قابل ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی وانکساری، محبت وخلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں۔

اے اللہ!

وہ کونسا مقام ہے جہاں میلاد پاک سے بڑھ کر تیری طرف سے خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے؟

اس لئے، اے ارحم الراحمین!۔۔۔۔۔ مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی رائیگاں نہیں جائے گا بلکہ تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی درود وسلام پڑھے اور اس کے ذریعہ سے دعا کرے، وہ کبھی مسترد نہیں ہوگی۔

(شیخ عبدالحق محدث دہلوی: اخبار الاخیار، (ترجمہ اردو) مطبوعہ کراچی، ص ۶۲۴)

ارشاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

جب مجھے غسل دے چکو اور کفن دے چکو تو میرے تخت کے سامنے درود پیش کرنا پھر چلے جانا۔۔۔۔۔ پھر سب سے پہلے جو درود پیش کرے گا وہ جبرئیل (علیہ السلام) ہوں گے، پھر میکائیل (علیہ السلام)، پھر اسرافیل (علیہ السلام) پھر ملک الموت (عزرائیل علیہ السلام)۔۔۔۔۔ یہ سب کے سب اپنے اپنے فرشتوں کے لشکروں کے ساتھ آئیں۔۔۔۔۔ پھر تم فوج در فوج میرے پاس آنا اور مجھ پر درود پڑھنا اور خوب خوب سلام بھیجنا۔۔۔۔۔

(فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۴، مطبوعہ مبارک پور بحوالہ)۔(۱) سلیمان بن احمد اللخمی الطبرانی (م۔۳۶۰ھ) المعجم الکبیر۔(۲) ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم (م۔۴۰۵ھ): المستدرک (۳) ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی (م۔۴۵۴ھ): السنن الکبری)

تعمیل ارشاد

جب مرد فارغ ہو گئے، عورتیں حاضر ہوئیں، اور جب عورتیں فارغ ہو گئیں تو بچے حاضر ہوئے، جس طرح نماز میں مردوں، عورتوں اور بچوں کی صفوں کے سامنے صف بہ صف کھڑے ہو کر درود وسلام پیش کیا)۔

(عبدالحق محدث دہلوی: مدارج النبوہ، ج ۲، ص ۵۴)

(۱۷)

حضرت شاہ احمد سعید مجددی

(م۔۱۲۷۷ھ/۱۸۶۰ء مدینہ منورہ)

جس طرح آپ خود اپنی ذات پر درود و سلام بھیجا کرتے تھے ہمیں چاہئے کہ ہم آپ کے میلاد کی خوشی میں جلسہ کریں، کھانا کھلائیں اور دیگر عبادات اور خوشی کے جو طریقے ہیں (ان کے) ذریعے شکر بجالائیں۔

(شاہ احمد سعید مجددی: اثبات المولد والقیام، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء، ص ۲۴)

(۱۸)

حضرت شاہ امداد اللہ مہاجر مکی

(م۔۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء مکہ مکرمہ)

اس میں تو کسی کو کلام ہی نہیں کہ نفس ذکر ولادت شریف حضرت فخر آدم، سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجب خیرات و برکات دنیوی اخروی ہے۔

اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں۔

(حاجی امداد اللہ مہاجر مکی: فیصلہ ہفت مسئلہ، مطبوعہ، لاہور ۱۹۸۶ء، ص ۵، ۱۱۱)

(۱۹)

شیخ محمد بن علوی المالکی الحسینی

(استاد مسجد حرام، مکہ مکرمہ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی میلاد شریف کے دن کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر اسے بہت بڑا اور عظیم واقعہ قرار دیتے اور اللہ تبارک تعالیٰ کا شکر ادا فرماتے کہ یہ آپ کے لئے بہت بڑا انعام واکرام ونعمت ہے نیز اس لئے کہ تمام کائنات پر آپ کے وجود مسعود کو فضیلت حاصل ہے۔

(محمد بن علوی المالکی: حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء، ص ۸۔۹)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۲۰)

انقلاب حسین

چاند چمک رہا ہے، ستارے کھل رہے ہیں، نور کی پھوار پڑ رہی ہے۔۔۔۔اچانک غلغلہ بپا ہوا، ایک ندا دینے والا ندا دے رہا تھا۔۔۔۔لوگو! صدیوں سے جس ستارے کا انتظار تھا، دیکھو دیکھو آج طلوع ہوگیا۔۔۔۔آج وہ آنے والا آ گیا۔۔۔۔وادی مکہ کے سناٹے میں یہ آواز گونج گئی۔۔۔۔سب حیران کہ یہ ماجرا کیا ہے؟۔۔۔۔کس کا انتظار تھا، کون آ رہا ہے؟۔۔۔۔ہاں سونے والو، جاگ اٹھو، آنے والا آ گیا۔۔۔۔نور کی چادر پھیل گئی، میلوں کی مسافتیں سمٹ گئیں، بصرائے شام کے محلات نظر آنے لگے، اسارے عالم میں اجالا ہوگیا، ہاں، یہ کون آیا سویرے سویرے؟۔۔۔۔وہ کیا آئے رحمت کی برکھا آ گئی، نور کے بادل چھاگئے، دور دور تک بارش ہو رہی ہے، حد نظر تک نور کی چادر تنی ہے، عجب سماں ہے، عجب منظر ہے!۔۔۔ایسا منظر تو کبھی نہ دیکھا تھا!۔۔۔۔تاریکیاں چھٹ گئیں، روشنیاں بکھر گئیں، جدھر دیکھو نور ہی نور، جدھر دیکھو بہار ہی بہار۔۔۔۔۔تازگی انگڑائیاں لے رہی ہے، مسرتیں پھوٹ رہی ہیں، رنگینیاں اپنا رنگ دکھا رہی ہیں، سارا عالم نہایا ہوا ہے، ذرے ذرے پر مستی چھائی ہوئی ہے۔۔۔ہاں یہ اجلا اجلا سا سماں، یہ مہکی مہکی سی فضائیں، یہ مست مست ہوائیں، جھوم جھوم کر جشن بہاراں کے گیت گا رہی ہیں۔

ہاں بہار آئی بہار آئی۔۔۔۔زندگی میں بہار آئی، دماغوں میں بہار آئی، دلوں میں بہار آئی، روحوں میں بہار آئی، علم وحکمت میں بہار آئی، تہذیب وتمدن میں بہار آئی، فکروشعور میں بہار آئی، عقل وخرد میں بہار آئی۔۔۔۔برسوں کی ہتھکڑیاں کٹ گئیں، صدیوں کی بیڑیاں ٹوٹ گئیں، گھٹی گھٹی سی فضائیں بدل گئیں، مندی مندی سی آنکھیں روشن ہوگئیں، بجھی بجھی سی طبیعتیں سنبھل گئیں، رندھی رندھی سی آوازیں گنگنانے لگیں۔۔۔۔ڈوبتے ہوئے ابھرنے لگے، سہمے ہوئے چہکنے لگے، روتے ہوئے ہنسنے لگے، صدیوں کے دبے ہوئے، پسے ہوئے سرفراز ہونے لگے، خون کے پیاسے محبت کرنے لگے، ہارنے والے جیتنے لگے۔۔۔۔بکھرے ہوئے خیال یک جا ہوگئے، منتشر قوتیں سمٹ گئیں، ضعیف وناتواں ایک قوت بن کر ابھرے اور دنیا نے پہلی مرتبہ جانا کہ انسان احسن تقویم میں بنایا گیا، ''اشرف المخلوقات'' کے منصب عالی پر فائز کر کے خلافت الھیہ سے سرفراز کیا گیا۔۔۔۔زندگی نے ایسا سنگھار کیا کہ سب جھانکنے لگے، سب دیکھنے لگے، سب تکنے لگے، سب بلائیں لینے لگے، سب فدا ہونے لگے، سب آرزوئیں کرنے لگے، سب تمنائیں کرنے لگے، وہ کیا آئے کائنات کا ذرہ ذرہ دل کش ودل ربا معلوم ہونے لگا۔

ہاں آج ان کی آمد آمد کا دن ہے، آج عید کا دن ہے، آج خوشی کا دن ہے۔۔۔۔ایسا حسین انقلاب آیا کہ دنیا نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔۔۔ایسی بہار آئی کہ دنیا نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔۔۔۔ایسا حسین انقلاب آیا کہ دنیا نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ ہاں

بے مثال کی ہے مثال وہ حسن
خوبی یار کا جواب کہاں؟

عیدوں کی عید

عید کا دن ہے، بچے خوشیاں منا رہے ہیں۔۔۔۔۔وہ جان جاناں دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا ہے۔۔۔۔۔فاروق اعظم حاضر ہوئے ہیں۔۔۔۔۔بچوں کو تنبیہ فرما رہے ہیں۔۔۔۔۔یہ کیا ہو رہا ہے؟۔۔۔۔۔مگر دیکھئے دیکھئے وہ جان جاں، وہ روف ورحیم، رحمتہ للعالمین فرما رہے ہے۔۔۔۔۔چھوڑو چھوڑو، اے عمر! ان بچوں کو چھوڑ دو۔۔۔۔۔ہاں! ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے۔ آج ہماری عید ہے [۲]

۔۔۔۔۔اور دیکھئے دیکھئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری التجا کر رہے ہیں اور آپ ہاتھ اٹھائے پروردگار عالم سے دعا مانگ رہے ہیں۔

اے اللہ! اے پالنہار! آسمان سے ہمارے لئے (پکے پکائے کھانوں کے) خوان اتار تا کہ وہ ہمارے اگلے اور پچھلوں کے لئے، عید ہو جائے [۳]

جس دن آسمان سے کھانا اترے وہ دن ''عید'' ہو جائے تو غور فرمائیں کہ جس دن وہ جان جاں تشریف لائے وہ دن ''عیدوں کی عید'' کیوں نہ ہو!۔۔۔۔۔جس دن رزق اترے وہ دن، عید ہو جائے تو جس دن قاسم رزق اترے وہ دن ''عید'' کا دن کیوں نہ ہو؟۔۔۔۔۔اللہ کے محبوبوں اور پیاروں کی ولادت کے دن معمولی دن نہیں۔۔۔۔۔رب کریم حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرما رہا ہے:۔

اور سلامتی ہے اس دن جس دن پیدا ہو۔ [۴]

اور دیکھئے دیکھئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک طفل شیر خوار، گہوارے میں لیٹے کیا فرما رہے ہیں:۔

اور سلامتی مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا [5]

اللہ اللہ یوم ولادت کا ذکر فرما کر دنیا والوں کو بتا دیا کہ دنیا میں آنے والے آتے ہیں مگر ہمارے محبوبوں اور پیاروں کا آنا کچھ اور ہی بات ہے۔۔۔۔۔ان کی زندگی کا یہ دن یادگار دن ہے۔۔۔۔۔ہاں سلام ہو اس دن پر!۔۔۔۔۔بیشک یہ یادگار دن ہے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے ''پیر'' کے دن کے لئے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا:۔

''میں پیر ہی کے دن پیدا ہوا ہوں اور پیر کے دن مجھ پر وحی نازل ہوئی اور پیر کے دن ہجرت کی ہے۔'' [۶]

جس دن اللہ کے محبوبوں کی زندگی میں کوئی اہم واقعہ پیش آتا ہے اس دن کو ''ایام اللہ'' [۷] میں شمار کر لیا جاتا ہے اور جو واقعہ پیش آتا ہے اسے شعائر اللہ [۸] قرار دیدیا جاتا ہے۔۔۔۔۔سبحان اللہ!۔۔۔۔۔کیوں نہ ہو جب کہ ان کا ہاتھ اپنا ہاتھ اور ان کی زبان اپنی زبان قرار دے۔۔۔۔۔تو پھر ان کے دن اس کے دن اور ان کی ادائیں، اس کی ادائیں کیوں نہ ٹھہریں؟۔۔۔۔۔یہ ایک رمز محبت ہے جس کو محبت والے ہی سمجھ سکتے ہیں۔۔۔۔۔

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

پل سے اتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو : جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو
ایسا گمادے ان کی ولا میں خدا ہمیں :ڈھونڈھا کرے پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو
اے خار طیبہ دیکھ کر دامن نہ بھیگ جائے : یوں دل میں آکہ دیدۂ تر کو خبر نہ ہو
اے شوق دل یہ سجدہ گر ان کو روا نہیں : اچھا وہ سجدہ کیجئے کہ سر کو خبر نہ ہو
ان کے سوا رضاؔ کوئی حامی نہیں جہاں : گذرا کرے پسر پہ پدر کو خبر نہ ہو

(حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

آمد بہار

ظہور قدسی ۵۶۹ء میں پیر کے روز ہوا۔۔۔۔۔جب یہ خوشخبری آپ کے چچا ابولہب کو اس کی کنیز ثوبیہ نے سنائی تو ابولہب نے خوشخبری سنتے ہی اس کو آزاد کر دیا۔[9]۔۔۔۔۔اللہ اللہ آپ کی آمد آمد نے سب سے پہلے عورتوں کو آزادی کا مژدہ سنایا جو صدیوں سے پس رہی تھیں۔۔۔۔۔یہ پہلا جشن تھا پھر دوسرا جشن آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے منایا اور آپ کا عقیقہ کیا۔۔۔۔۔جب ہم قرآن حکیم کو دیکھتے ہیں تو وہاں آپ کی تشریف آوری پر بطور خاص احسان جتایا جا رہا ہے۔۔۔۔۔اللہ کی نعمتیں تو بہت ہیں، بیحد و بیشمار مگر جان نعمت آپ ہی ہیں، اسی لئے احسان جتایا جا رہا ہے۔اور ارشاد ہو رہا ہے:۔

یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان فرمایا کہ ان میں ایک عظیم الشان رسول بھیجا۔[10] یہی نہیں بلکہ انعام و احسان عظیم کا چرچا کرنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا:۔

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ [11]

چرچا بھی کرو، خوشیاں بھی مناؤ، شادیاں بھی رچاؤ۔۔۔۔۔ارشاد ہو رہا ہے:۔

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت و رحمت ایمان والوں کے لئے۔۔۔۔۔آپ فرما دیجئے کہ اللہ ہی کے فضل اور اس کی رحمت (سے ہے) اس پر چاہئے کہ خوشی کریں۔ وہ ان کی سب دھن دولت سے بہتر ہے۔ [12]

بیشک آپ کی ذات قدسی سب دھن دولت سے بہتر ہے جبھی تو یہ اعلان فرمایا:۔

آپ فرما دیجئے، اگر تمہارے باپ اور تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے۔ اور تمہاری پسند کے مکان۔۔۔۔۔یہ چیزیں اللہ اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راہ دیکھو کہ اپنا حکم لائے اور سرکشوں کو راہ نہیں دیتا۔[13]

ایک ایک کر کے وہ سب چیزیں گنادیں دنیا میں آنے والے ہر انسان کا جن میں دل الجھتا ہے۔۔۔۔۔ایک ایک چیز اپنی طرف کھینچتی ہے۔ ایک ایک چیز دل لبھاتی ہے۔۔۔۔۔مگر ارشاد ہو رہا ہے کہ اگر اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی منظور ہے تو یہ سب چیزیں چھوڑنی ہوں گے۔ سب چیزوں سے دل ہٹانا ہوگا۔۔۔۔۔بس انہیں سے دل لگانا ہوگا۔۔۔۔۔خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔

تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے باپ، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔ [14]

اور بعض علماء و مبلغین یہ کہتے سنے جاتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت کی بات نہ کیجئے، یہ بات چھپانے کی ہے۔۔۔۔۔کوئی کہتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و محبت کی باتوں سے (معاذ اللہ) کفر و شرک پھیلتا ہے۔۔۔۔۔مگر اللہ تعالیٰ نے تو محبت کی بات نہ چھپائی، بلا شبہ یہی بات تو ظاہر کرنی ہے۔ جو چھپانا چاہتا ہے یا دوسروں کو چھپانے کی تلقین کرتا اور جان بوجھ کر ایسی آیات تلاوت نہیں کرتا اور ایسی احادیث بیان نہیں کرتا جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ادب و محبت کے جذبات پیدا ہوں تو وہ اللہ کی منشا کے خلاف بات کرتا ہے اور جو اللہ کی منشا کے خلاف بات کرتا ہے عقل یہ کہتی ہے کہ وہ سرکش ہے۔۔۔۔۔اسی لئے تو آیۂ کریمہ میں ارشاد فرمایا، ''اللہ سرکشوں کو راہ نہیں دیتا''۔۔۔۔۔ورنہ محبت کی باتوں میں سرکشی کا کیا ذکر!۔۔۔۔۔ہم کو نیک دلی سے اپنے طرز فکر اور طرز عمل کا محاسبہ کرنا چاہئے، دشمنان اسلام کے ہاتھ مضبوط نہ کرنے چاہئیں۔۔۔۔۔ہم غیر شعوری طور پر بہت سی غلطیاں کرتے چلے جاتے ہیں اور کوئی جگانے والا ہم کو نہیں جگاتا۔۔۔۔۔حیف صد حیف!۔۔۔۔۔اللہ اکبر! اس کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تو یہ ہے کہ۔ آنے سے پہلے ہی وہ کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) جانا پہچانا تھا۔۔۔۔۔قرآن حکیم شاہد ہے (بقرہ:۱۴۶)۔۔۔۔۔کوئی بھی شخصیت جب ہی جانی پہچانی ہوتی ہے جب اس کا بار بار ذکر کیا جائے۔۔۔۔۔جس کا ذکر نہ کیا جائے وہ بھلا دی جاتی ہے۔۔۔۔۔تو قرآن حکیم سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے دوسری امتوں نے آپ کا اتنا ذکر کیا، اتنا ذکر کیا کہ لوگ آپ کو اس طرح جاننے پہچاننے لگے جیسے اپنے بچوں کو (بقرہ:۱۴۶)۔۔۔۔۔غور فرمائیں جب تشریف آوری سے پہلے اتنا ذکر کیا گیا تو پھر تشریف آوری کے بعد امت محمدیہ کو کتنا ذکر کرنا چاہئے؟۔۔۔۔۔اس سوال کا جواب عقل سلیم سے پوچھئے۔

بیشک محبت نہیں تو کچھ نہیں۔۔۔۔۔ساری عبادتیں، ساری ریاضتیں، ساری شب بیداریاں، زہد و تقویٰ کی ساری داستانیں۔۔۔۔۔سب ہیچ ہیں۔ ہاں

مستی عشق مصطفیٰ قریہ بہ قریہ، کو بہ کو
بادۂ فیض، جام جام، کیف عطا، سبو سبو

☆☆☆

جشنِ بہار

ہاں ذکر تھا ولادت باسعادت پر خوشیاں منانے اور شادیاں رچانے کا۔۔۔۔۔۔۶۱۰ء میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا اور اسی کے ساتھ ساتھ اپنا عقیقہ کیا [15] اور اس طرح گویا جشن ولادت فرمایا۔۔۔۔۔یہی نہیں آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر اپنا حسب ونسب اور حالات زندگی بیان فرمائے [16]۔۔۔۔۔حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر ولادت فرمایا۔ [17] حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے حالات بیان فرمائے [18]۔۔۔۔۔بعض صحابہ کرام کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کا ذکر ولادت اور شمائل وفضائل بیان کئے اور آپ نے خود سماعت فرمائے۔۔۔۔۔دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں متعدد صحابہ نے نعتیہ قصائد پیش کئے، آپ خوش ہوئے اور دعائیں دیں [19]۔۔۔۔۔۹ھ/۶۳۰ء میں غزوہ تبوک سے واپسی پر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہیں، آپ کے عم محترم حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے ہیں اور ذکر ولادت کے لئے اجازت طلب فرما رہے ہیں۔۔۔۔۔دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مل گئی۔خوشی خوشی، لہک لہک کے یہ منظوم مولود نامہ پیش فرما رہے ہیں:۔

☆☆☆

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی الله عنه

مـــن قبـــلهـــا طبـــت فـــي الـــظـــلال وفـــي
مستـــــودع حيـــــث يـــــخـــــصف الـــــورق

ثـــــم هبـــــطـــــت البـــــلاد ولا بشـــــر
انـــــت ولا مـــــضـــــغتـــــه ولا عـــــلـــــق

بـــل نـــطـــفة تـــركـــب السـفيـــن وقـــد
الـــجـــم نســـرا واهـــلـــه الـــغـــرق
تـــنـــقـــل مـــن صـــالـــب الـــى رحـــم
اذا مـــضـــى عـــالـــم بـــدا طبـــق

وردت نـــار الـــخـــليـــل مـــكتتـــمـــا
فـــي صـــلبـــه انـــت كيف يـــحتـــرق

حتـــى احتـــوى بيتك الـــمهيـــمـــن مـــن
خـــنـــدف عـــليـــاء تـــحتهـــا الـــنـــطـــق

وانـــت لـــمـــا ولـــدت اشـــرقـــت لا
رض وضـــائـــت بـــنـــورك الافـــق

فتـــحـــن فـــي ذلك الـــضيـــاء وفـــي الـــن
ور وسبـــل الـــرشـــاد فـــختـــرق

۱۔۔۔ آپ پہلے سایوں میں تھے اور منزل مخصوص میں تھے جہاں پتوں سے بدن ڈھانپا گیا۔
۲۔۔۔ پھر آپ بلاد میں اترے، اس وقت آپ نہ بشر تھے، نہ گوشت پوست اور نہ خون بستہ۔
۳۔۔۔ بلکہ وہ آب صافی جو کشتی پر سوار تھا جب طوفان نے بت ''نسر'' کے پوجنے والوں کو ڈبو ڈالا۔
۴۔۔آپ صلب سے رحم کی طرف منتقل ہوتے رہے۔ یوں ایک عالم سے گزر کر دوسرے عالم میں آتے رہے۔
۵۔۔۔آپ آتش خلیل میں چھپے چھپے داخل ہوئے، جب ان کے صلب میں تھے وہ کیوں کر جلتے؟
۶۔۔۔ تا آں کہ آپ کا محافظ وہ عظیم الشان گھرانہ ہوا جو بلند مرتبہ ہے۔
۷۔۔۔ جب آپ پیدا ہوئے، آپ کے نور سے زمین چمک اٹھی اور آفاق روشن ہو گئے۔
۸۔ تو اب ہم اس ضیاء نور میں ہیں اور ہدایت کے راستوں پر چل رہے ہیں۔ [20]

دربار رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ پہلا ذکر ولادت تھا جس کا سلیقہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ہم کو بتایا۔۔۔۔حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم نے بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ولادت اور آپ کے فضائل وشمائل بیان فرمائے [۲۱] ۔۔۔۔اور ذکر رسول کی محفل سجانے کا سلیقہ جلیل القدر امام، حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سکھایا۔ جب آپ محبوب کی باتیں سناتے اور ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تو کیا کرتے؟ توجہ فرمایئے اور ذرا غور سے:۔

پہلے غسل فرماتے، خوشبو لگاتے، نئے کپڑے پہنتے، طیلسان اوڑھتے اور عمامہ باندھتے، چادر سر مبارک پر رکھتے۔۔۔۔ان کے لئے ایک تخت مثل عروس بچھایا جاتا۔۔۔۔اس وقت باہر تشریف لاتے اور نہایت خضوع وخشوع سے اس پر جلوس فرماتے اور جب تک حدیث بیان کرتے اگر سلگاتے اور اس تخت پر اس وقت بیٹھتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنی ہوتی۔ [۲۲]

عرض کیا گیا آپ اتنا اہتمام کیوں فرماتے ہیں؟۔۔۔۔فرمایا:۔

مجھے تعظیم رسول سے پیار ہے، میں بغیر وضو اور سکون و وقار کے حدیث بیان نہیں کرتا۔ [۲۳]

اللہ اللہ یہ تھے۔امام دار الہجرت، امت مسلمہ کے امام جنہوں نے عمر بھر امت مسلمہ کو قرآن وحدیث کا درس دیا۔

اگر ادب سیکھنا ہے تو ان سے سیکھئے۔۔۔۔اگر تعظیم کا سلیقہ سیکھنا ہے تو ان سے سیکھئے۔۔۔۔یہ سلسلہ آگے بڑھتا گیا اور رفتہ رفتہ قانون الٰہی کے مطابق منظم ومربوط ہوتا گیا۔۔۔۔خلفائے راشدین، تابعین، تبع تابعین اور علمائے امت نے سنتوں کو ایک نظم دیا۔۔۔۔گھر بنانے والے نے گھر بنایا اور سجانے والوں نے اس کو خوب سجایا اور سجانے کا حق ادا کر دیا، اللہ تعالیٰ ان سے راضی رہے اور ان پر اپنی بیکراں رحمتیں نازل فرمائے آمین!

محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم تیسری چوتھی ہجری میں نظم میں آ چکی تھی پھر آج سے سات سو برس پہلے ایک نیک باطن اور متقی انسان عمر بن ملا محمد موصلی علیہ الرحمہ نے اس کو باضابطہ قائم کیا [۲۴] ۔۔۔۔ان کی پیروی میں مجاہد کبیر سلطان صلاح الدین ایوبی کے عزیز سلطان اربل ملک ابو سعید مظفر الدین نے ساتویں صدی میں سرکاری سطح پر جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا۔۔۔۔ابن خلکان اربلی شافعی (م۔۶۸۱ھ/۱۲۸۳ء) اس جشن کے عینی شاہد ہیں [۲۵] ۔۔۔۔تاریخ مرآۃ الزماں کے مطابق اس جشن پر لاکھوں روپے خرچ کئے جاتے تھے [۲۶] ۔۔۔۔ساتویں صدی ہجری کے آغاز میں ایک جلیل القدر عالم ابو الخطاب عمر بن حسن وحیہ کلبی اندلسی بلنسی (م ۔۶۳۰ھ/۱۳۳۲ء) نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کتاب لکھی جس کا عنوان تھا التنویر فی مولد السراج المنیر ۔۔۔۔یا۔۔۔۔التنویر فی مولد البشیر والنذیر [۲۷] ۔۔۔۔عالم موصوف ۶۰۴ھ/ ۱۲۰۷ء میں سلطان اربل ابو سعید مظفر الدین کے دربار میں حاضر ہوئے اور یہ کتاب پیش کی جس پر ان کو ایک ہزار اشرفیاں انعام میں ملیں [۲۸] ۔۔۔۔شاہان اسلام کے دل میں میلاد پاک کی یہ قدر ومنزلت تھی۔۔۔۔سلطان اربل کے علاوہ دوسرے بادشاہوں نے بھی جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا مثلاً شاہ مصر نے یہ جشن منایا جس کے عینی شاہد علامہ ابن جزری ہیں۔ وہ اس جشن میں شریک ہوئے [۲۹] ۔۔۔۔اس جشن میں ایک ہزار مثقال سونا خرچ کیا جاتا تھا۔۔۔۔سلطان ابو حمو موسیٰ تلمسانی اور ان سے قبل مغرب اقصیٰ اور اندلس کے سلاطین جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا کرتے تھے [۳۰] ۔۔۔۔اس جشن کی تفصیل ابو عبد اللہ تونسی ثم تلمسانی نے اپنی تصنیف 'راہ الارواح' میں بیان کی ہے۔

استقبال بہار

یہ تو تھیں جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں۔۔۔۔۔لیکن ساتویں یا آٹھویں صدی ہجری کی بات ہے کہ جلیل القدر عام امام تقی الدین سبکی شافعی (۳۸۶ھ/۷۵۶ھ) کی خدمت میں علمائے وقت حاضر ہیں، مجلس جمی ہے، حاضرین میں علماء ہی علماء ہیں۔۔۔۔۔کسی عالم نے اس مجلس مبارک میں امام صرصری کے نعتیہ اشعار پڑھے، وہ امام صرصری جنہیں علامہ محمد بن یوسف شافعی صالحی نے 'سبل الہدیٰ والرشاد' میں ''حسان وقت'' اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق صادق کہا ہے۔اور اہل حدیث عالم مولوی نذیر حسی دہلوی نے 'امام جلیل' اور مجتہد کبیر' لکھا ہے۔ہاں جب اس محفل پاک میں اس عاشق صادق کے یہ اشعار پڑھے گئے:۔

قلیل لمدح المصطفی الخط بالذھب
علی فضة من خط احسن کتب
وان ینھض الاشراف عند سماعه
قیاما صفوفا او جثیا علی الرکب

ترجمہ:۔حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کے لئے یہ بھی کم ہے کہ (یہ مدح) جو سب سے اچھا خوشنویس ہو اس کے ہاتھ سے چاندی کے پتر پر، سونے کے پانی سے لکھی جائے اور بیشک عزت وشرف والے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جمیل سن کر صف بہ صف کھڑے ہو جاتے ہیں یا گھٹنوں کے بل دو زانوں ہو جاتے ہیں۔[۳۱]

یہ شعر سنا تھا، اچانک امام تقی الدین سبکی اور ان کے ساتھ ہی سارے علماء سروقد کھڑے ہو گئے[۳۲]۔۔۔۔۔وہ کیا کھڑے ہوئے سارا عالم کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ جب اپنے محبوب کی کسی اداء کو پسند فرماتے تو اسی طرح عام کر دیتے ہیں۔۔۔۔۔آج عالم اسلام میں محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام وقیام انہیں فاضل جلیل کی یادگار ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہ اللہ کے فرشتوں کی سنت ہے جس پر امام تقی الدین نے عمل فرمایا:۔

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:۔

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔[۳۳]

اور پھر اسی قرآن حکیم میں پروردگار عالم ان درود بھیجنے والوں کی قسم کھاتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:۔

ان صف بستہ فرشتوں کی قسم[۳۴]

پھر ۱۱ھ/ ۶۳۲ء میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مدینہ منورہ کے مردوں، عورتوں اور بچوں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کے سامنے کھڑے ہو کر درود وسلام پیش کیا، یہ صحابہ کرام کی بھی سنت ہے۔۔۔۔۔

اللہ کے فرشتوں اور اللہ کے محبوبوں کے اس عمل کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے والوں نے محبوب رکھا ہے۔چنانچہ پاک وہند کے مشہور عالم، مولوی محمد قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی اور ہم سب کے مخدوم ومحترم حاجی محمد امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ (م۔۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء) تحریر فرماتے ہیں:۔

اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہے بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہے اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں۔[۳۵]

بیشک ہر عاشق کو زیب دیتا ہے کہ وہ اس عاشق وصادق کی پیروی کرے۔۔۔۔۔میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ محفلیں اور قیام وسلام کی یہ محفلیں آج سے نہیں صدیوں سے جاری وساری ہیں۔۔۔۔۔چھٹی صدی ہجری کے مشہور محدث علامہ ابن جوزی علیہ الرحمہ (م۔۵۹۷ھ/۱۲۰۰ء) کا بیان ملاحظہ فرمائیں اور خود فیصلہ فرمائیں کہ محافل میلاد پاک دور جدید کی ایجاد ہیں یا صدیوں سے علماء اور صلحاء امت کا اس پر عمل رہا ہے۔۔۔۔۔علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں:۔

یہ عمل ہمیشہ سے حرمین شریفین یعنی مکہ ومدینہ میں، مصرو یمن وشام، تمام بلاد عرب اور مشرق ومغرب میں ہر جگہ کے رہنے والے مسلمانوں میں جاری وساری ہے اور وہ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلیں قائم کرتے اور لوگ جمع ہوتے ہیں......اور ماہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ خوشیاں مناتے ہیں

۔۔۔۔۔۔ غسل کرتے ہیں

۔۔۔۔۔۔ عمدہ عمدہ لباس پہنتے

۔۔۔۔۔۔ زیب وزینت اور آراستگی کرتے

۔۔۔۔۔۔ عطروگلاب چھڑکتے

۔۔۔۔۔۔ سرمہ لگاتے

اور ان دنوں خوشی ومسرت کا اظہار کرتے ہیں اور جو کچھ میسر ہوتا ہے، نقدوجنس وغیرہ میں سے، خوب دل کھول کر لوگوں پر خرچ کرتے ہیں۔۔۔۔اور میلاد مبارک کے سننے اور پڑھنے پر زیادہ تزک واحتشام کرتے ہیں۔۔۔۔۔اور اس اظہار مسرت وخوشی کی بدولت خوب اجروثواب اور خیر وبرکت سلامتی عافیت، کشادگی رزق، مال ودولت، اولاد، پوتوں، نواسوں میں زیادتی ہوتی ہے۔۔۔۔۔اور آباد شہروں میں امن وامان اور سلامتی اور گھروں میں سکون وقرار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد کی برکت سے رہتا ہے۔ [۳۶]

یہ تھے اس محدث وقت کے تاثرات جو عالم اسلام میں آج سے تقریباً ۹ سو سال پہلے پیدا ہوئے۔۔۔۔۔اللہ اللہ! محبت والے کب سے اپنے محبوب کی یاد مناتے چلے آرہے ہیں! حافظ ابوالخیر سخاوی نے لکھا ہے کہ مصر واندلس ومغرب کے بادشاہ بڑی شان وشوکت سے جشن عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم مناتے چلے آرہے ہیں [۳۷] اور نورالدین ابوسعید بورانی نے لکھا ہے کہ اس مبارک موقعہ پر اطراف وجوانب کے علماء جمع ہوتے ہیں اور یہ شان وشوکت دیکھ کر کافر وگمراہ لوگ جلتے ہیں [۳۸]۔۔۔۔۔پاکستان میں بھی سرکاری وغیر سرکاری سطح پر بڑے تزک واحتشام سے جشن عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا جاتا ہے۔

ہم شعوری یا غیر شعور طور پر یہود ونصاری اور کفار ومشرکین کی عادتیں اور رسمیں قبول کرتے چلے جاتے ہیں حتی کہ ان رسموں کو بھی اپنا رہے ہیں، جنہوں نے معاشرے سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو مٹادیا۔۔۔۔۔وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے ضمیر سے پوچھیں کہ ۔۔۔۔۔اللہ کے محبوب اور پیارے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم ان کی عادتیں اپنائیں یا اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن؟۔۔۔۔۔یقیناً اللہ کے محبوب زیادہ مستحق ہیں۔۔۔۔۔تو پھر قیل وقال اور حیل وحجت کا ترک کرکے ہم کو معقول راہ اختیار کرنی چاہئے اور اللہ کے محبوبوں کی راہ پر چلنا چاہئے کہ قرآن حکیم نے اسی راہ کو صراط مستقیم کہا ہے [۳۹] ۔۔۔۔۔سچ یہ ہے کہ محفل میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم اب ایک عالمی حقیقت بن چکی اور متفقہ طور پر ملت اسلامیہ کا اس پر عمل ہے۔۔۔۔۔ذرا انسائیکلوپیڈیا آف اسلام اٹھائیں اور مقالہ نگار کا یہ فیصلہ ساعت فرمائیں۔

۱۔۔۔ عملاً پوری دنیائے اسلام میں اس روز خوشی اور مسرت کا سماں ہوتا ہے۔ [۴۰]

۲۔۔۔ آج تمام اسلامی دنیا میں جشن عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم متفقہ طور پر منایا جاتا ہے۔ [۴۱]

☆☆☆

جمہور و جمہوریت

کاروانِ حیات رواں دواں ہے۔۔۔۔۔اس کو قرار نہیں، یہ بے قرار ہے۔۔۔۔۔نہ معلوم کب ارواح کو پیدا کیا گیا پھر وہ سفر کرتیں نہ جانے کب اس عالم آب وگل میں آئیں۔۔۔۔۔حیران و پریشان۔۔۔۔۔یہ دنیا ہے یا کوئی عجائب خانہ؟۔۔۔۔۔یہاں رنگ برنگ کے اقوال واعمال اور ماکولات ومشروبات کا ایک ڈھیر لگا ہے۔۔۔۔۔کیا کہیں کیا نہ کہیں؟۔۔۔۔۔کیا کریں کیا نہ کریں؟۔۔۔۔۔کیا کھائیں کیا نہ کھائیں؟۔۔۔۔۔کیا پئیں کیا نہ پئیں؟۔۔۔۔۔عقل حیران ہے دل پریشان ہے۔۔۔۔۔قربان جایئے اس رحمٰن ورحیم کے کہ اس رؤف ورحیم کو بھیجا جس نے خوب ناخوب اور جائز وناجائز کی ہم کو تمیز سکھائی اور اعلان فرمایا:۔

۔۔۔۔۔حلال وہ ہے جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا

۔۔۔۔۔اور حرام وہ ہے جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کیا

۔۔۔۔۔اور جس سے خاموشی اختیار فرمائی وہ عفو ہے۔ [۴۲]

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو عفو ومباح ہے اس میں بحث ومباحثہ کی اجازت نہ دی [۴۳] کہ ایسے امور میں بحث ومباحثہ ملت میں تفرقہ پیدا کرتا ہے لیکن اگر پھر بھی کوئی ایسے امور میں بحث ومباحثہ کرتا ہے اور اپنی طرف سے حلال وحرام کا حکم لگاتا ہے تو اس کے لئے قرآن حکیم میں یہ وعید اور تنبیہ موجود ہے:۔

اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے تا کہ اللہ پر جھوٹ باندھو بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔ [۴۴]

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے امور کے جواز واستحباب کے بارے میں جن کے متعلق کتاب اللہ میں خاموشی اختیار فرمائی ہمارے سامنے تین اصول رکھے ہیں، ہر بات کو، ہر کام کو ان اصولوں پر آسانی سے جانچا جا سکتا ہے۔۔۔۔۔زمانہ متحرک ہے، ایک حالت پر نہیں رہتا، معاشرے میں تبدیلیاں آتی رہتی ہیں، یہ ایک فطری عمل ہے، اس کو کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔۔۔حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اصول متعین کر کے ان تبدیلیوں کا رخ بھی متعین کر دیا اور ایک بڑی الجھن ختم ہوگئی۔

پہلا اصول

جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ چیز اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔ [۴۵]

دوسرا اصول

جس نے اسلام میں اچھا طریقہ نکالا تو اس کے لئے اس کا ثواب ہے اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا ثواب ہے جب کہ بعد والوں کے ثواب میں کمی نہیں کی جائیگی اور جس نے اسلام میں برا طریقہ نکالا تو اس پر اس کا گناہ ہے اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ ہے جب کہ بعد والوں کے گناہوں میں کمی نہیں کی جائے گی۔ [۴۶]

تیسرا اصول

جس نے ہمارے دین میں ایسی چیز ایجاد کی جس کی اصل دین سے نہیں، وہ مردود ہے۔ [۴۷]

جس کو اللہ نے پسند فرمایا یا اس کے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے۔۔۔۔۔صحابہ نے پسند فرمایا یا تابعین وتبع تابعین نے۔۔۔۔۔صلحائے امت نے پسند فرمایا علمائے اسلام کی اکثریت نے، شریعت کی اصطلاح میں یہ سب دین میں داخل ہے، دین سے جدا نہیں۔۔۔۔۔مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں ایسے امور کے لئے جن کو مسلمانوں کی اکثریت اچھا نہیں سمجھتی۔۔۔۔۔یا وہ امور جن کی اصل دین سے نہیں، ایسے تمام نو پیدا امور کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین امور قرار دیا ہے [۴۸]۔۔۔۔۔اس حدیث مبارک سے یہ مطلب لینا کہ ہر نو پیدا بات گمراہی ہے، صحیح نہیں۔۔۔۔۔اس دعوے کو نہ عقل تسلیم کرتی ہے اور نہ شریعت بلکہ ایسی نامعقول باتوں کو شارع اسلام علیہ السلام سے منسوب بھی نہ کرنا چاہئے۔۔۔۔۔جس نے ملت اسلامیہ کو حکمت ودانائی کی تعلیم دی، معاذ اللہ وہ ایسی غیر حکیمانہ بات نہیں فرما سکتا۔۔۔۔۔متلاشیان حق کے لئے مندرجہ بالا اصولوں کے علاوہ ایک اور حکیمانہ ہدایت فرمادی، آپ نے فرمایا:۔

تم سواد اعظم کی پیروی کرو جو اس سے جدا ہوا جہنم میں گیا۔ [۴۹]

مشکوٰۃ شریف کی شرح مرقاۃ میں سواد اعظم کی تشریح کرتے ہوئے یہ وضاحت کی ہے۔

''سواد اعظم، سے مراد وہ جماعت ہے جس میں مسلمانوں کی اکثریت ہو۔ ۵۰

یہی وہ جماعت ہے جس کے متعلق حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے جو جماعت سے جدا ہوا جہنم میں گیا۔ ۵۱

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اکثریت کیساتھ رہنے کی شدید تاکید فرمائی ہے۔ آپ نے بڑے دل نشین انداز میں اس حقیقت کو سمجھایا ہے اور ایک حدیث میں گمراہی کی ساری قسموں کو بیان فرما کر ہدایت کی راہ دکھائی۔۔۔۔۔ آپ نے فرمایا:۔

جس طرح بکری کے لئے بھیڑیا ہے اسی طرح شیطان انسان کے لئے بھیڑیا ہے۔۔۔۔ (بھیڑیے کی عادت ہے کہ وہ) گلہ سے بھاگنے والی۔۔۔۔۔ اور دور چلی جانے والی۔۔۔۔۔ اور ایک جانب رہ جانے والی۔۔۔۔ بکریوں کو پکڑ لیتا ہے۔۔۔۔۔ تم اپنے آپ کو گھاٹیوں سے بچاؤ۔۔۔۔۔ اور ہر حال میں ''جماعت'' اور ''جمہور'' کے ساتھ رہو۔ ۵۲

اس حدیث شریف میں تین قسم کے گمراہوں کا ذکر فرمایا ہے:۔

۱۔۔۔ ایک وہ جو سواد اعظم کو چھوڑ کر چلے گئے۔

۲۔۔۔ دوسرے وہ جنہوں نے سواد اعظم کو چھوڑا تو نہیں خود کو ''سواد اعظم'' سے وابستہ کہتے ہیں مگر دور چلے گئے۔

۳۔۔۔ تیسرے وہ جنہوں نے سواد اعظم کو چھوڑا بھی نہیں، دور بھی نہیں گئے مگر ایک طرف ہو گئے۔

گمراہوں کا ذکر کر کے فرمایا جس طرح بھیڑیا گلہ کو چھوڑنے والی، دور چلے جانے والی، اور ایک طرف کو رہ جانے والی بکریوں کو پکڑ لیتا ہے اسی طرح سواد اعظم کو چھوڑ کر جانے والوں یا دور چلے جانے والوں یا ایک طرف کو رہ جانے والوں کو شیطان پکڑ لیتا ہے۔۔۔۔۔ اسی لئے آپ نے مسلمانوں کو شدید تاکید فرمائی:۔

تم اپنے بھائیوں کو گھاٹیوں سے بچاؤ۔ ۵۳

اور ساتھ ہی فرمایا:۔

ہر حال میں جماعت اور جمہور کے ساتھ رہو۔ ۵۴

اس آخری ہدایت نے کسی بحث و مباحثہ کی گنجائش نہ چھوڑی اور اس خام خیالی کا ازالہ فرما دیا کہ کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ ہماری جماعت میں تو پڑھے لکھے زیادہ ہیں اس لئے ہم حق پر ہیں اور فلاں جماعت میں ان پڑھ زیادہ ہیں اس لئے وہ حق پر نہیں۔۔۔۔۔ اگر غور فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کی پہلی اکثریت ان پڑھوں پر مشتمل تھی۔۔۔۔۔ نبی امی، ان پڑھوں میں مبعوث ہوئے اور ان کو دانا و بینا بنا دیا۔۔۔۔ کسی جماعت میں ان کا ہونا اس کی دلیل ہے کہ اکثریت ان کے ساتھ ہے کیوں کہ عوام کی اکثریت بالعموم ان پڑھ رہی ہے۔ بہر حال حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلمانوں کو یہ واضح ہدایت ہے کہ وہ ہمیشہ مسلمانوں کی اکثریت اور عوام کے ساتھ رہیں۔۔۔۔۔ آپ نے دوٹوک الفاظ میں فرمایا:۔

جس نے جماعت سے بالشت بھر جدائی کی اس نے اسلام کا حلقہ اپنی گردن سے نکال دیا۔ ۵۵

اگر کوئی پوچھنے والا پوچھنا چاہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہدایات فرمائیں خود قرآن حکیم آپ کے ارشاد کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

تو اس سوال کا تفصیلی جواب قرآن حکیم میں موجود ہے۔۔۔۔۔ ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے:۔

جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔ ۵۶

پھر فرمانبرداری اور اطاعت اس شان کی ہونی چاہئے کہ کسی مسئلے میں جھگڑے کی نوبت نہ آئے۔ اس لئے فرمایا:۔

اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانا اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کرو گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا جاتی رہے گی۔ ۵۷

لیکن اگر جھگڑا ہو ہی جائے تو اس کو نمٹانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس کا حل تلاش کرنے کے لئے اللہ اور اس کے رسول علیہ التحیۃ والتسلیم کی طرف رجوع کیا جائے۔ چنانچہ ارشا فرمایا:۔

پھر اگر تم میں کسی بات پر جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور رجوع کرو۔ ۵۸

صرف رجوع کرنا ہی کافی نہیں بلکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دل سے حاکم اور عادل تسلیم کیا جائے۔اسی لئے فرمایا:۔

تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں
حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔
۵۹

پھر جو فیصلہ دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ہو جائے اس میں قیل وقال اور بحث ومباحثہ کی گنجائش نہیں۔اس لئے ارشاد ہوتا ہے:۔

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانو اور سن سنا کر اس سے نہ پھرو [۶۰]

لیکن اگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے روا گردانی کی گئی تو:۔

اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا [۶۱]

مندرجہ بالا آیات سے یہ واضح ہوگیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے اس کو بلا قیل وقال تسلیم کرنا چاہیئے، بحث ومباحثہ میں پڑ کر خواہ مخواہ ملت کا شیرازہ منتشر نہ کرنا چاہئے۔۔۔۔۔جن امور میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی انکو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق بغیر کسی تردد کے قبول کرنا چاہئے۔۔۔۔اس میں شک نہیں کہ وہ امور جن کو مسلمان اچھا سمجھتے ہیں یا وہ نیک کام جو مسلمانوں نے ایجاد کئے یا وہ نو پیدا امور جن کی اصل دین سے ہے یقیناً مستحب اور مستحسن ہیں، ایسے امور کا کرنا، نہ کرنے سے بدرجہا بہتر ہے اور ذکر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم تو سنت الٰہی بھی ہے اور سنت انبیاء علیہم السلام بھی، اس پر خلفاء راشدین، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور صلحائے امت کا عمل رہا ہے۔دور جدید میں مجالس عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد ایک ملی اور قومی ضرورت ہے۔

(۲۶)
ذکر واذکار

حقیقت یہ ہے کہ انبیاء صلحاء کے ذکر اذکار دلوں میں قوت پیدا کرتے ہیں اور انسان کو حوصلہ اور ہمت بخشتے ہیں یہ ایک نفسیاتی حقیقت ہے جس کا اندازہ قرآن حکیم کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔قرآن حکیم میں بہت سے انبیاء ورسل کا ذکر ہے، ان کے مصائب وآلام، ان کی ہمت واستقامت، ان پر انعام واکرام کا ذکر ہے۔قرآن حکیم نے ان ذکر واذکار کی یہ حکمت بیان فرمائی:۔

اور (اے محبوب!) ہم رسولوں کے احوال سب کچھ تم سے بیان کرتے ہیں جس سے تمہیں دل مضبوط کردیں۔ [۶۲]

معلوم ہوا کہ دل کو قوی رکھنے کے لئے اہل عزیمت اور بلند ہمتوں کے احوال سنانا سنت الٰہی ہے اور سننا سنت رسول علیہ التحیۃ والتسلیم چنانچہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم مجالس ومحافل کے انعقاد پر بحث کرتے ہوئے کہتے ہیں:۔

جلسے صرف تماشا نہیں بلکہ قومیت کو مضبوط کرنے اور اگلی پچھلی قوم کی شخصیت کو ایک کرنے کے لئے ان کا ہونا ضروری ہے۔۔۔۔۔جب تک ساری قوم اپنے بزرگوں کے حالات سن کر خود ان عظیم الشان بزرگوں کی ذریت ہونے کا فخر اور گھمنڈ دل میں نہ پیدا کرے گی تب تک انکے سینوں میں اولوالعزمی، بلند حوصلگی جوش زن نہیں ہوسکتی۔ [۶۳]

اس نفسیاتی پس منظر میں ڈاکٹر اقبال، محافل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہتے ہیں:۔

> میرے نزدیک انسانوں کی دماغی اور قلبی تربیت کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ان کے عقیدے کی رو سے زندگی کا جو نمونہ بہتر ہے وہ ہر وقت ان کے سامنے رہے چنانچہ مسلمانوں کے لئے اس وجہ سے ضروری ہے کہ وہ اسوہ رسول کو مد نظر رکھیں تا کہ جذبہ تقلید اور جذبہ عمل قائم رہے۔۔۔۔ان جذبات کو قائم رکھنے کے لئے تین طریقے ہیں۔ [۶۴]

ڈاکٹر اقبال نے جن تین طریقوں کی نشاندہی کی ہے وہ مختصراً یہ ہیں:۔

۔۔۔۔انفرادی طور پر درود و سلام پڑھنا

۔۔۔۔اجتماعی طور پر محافل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کرنا۔

۔۔۔۔کسی مرشد کامل کی صحبت میں رہ کر اتباع سنت کی عملی تربیت حاصل کرنا۔

اس میں شک نہیں دور جدید میں مسلمانوں کی دماغی اور قلبی تربیت اور کردار سازی کے لئے محافل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔مگر شرط یہ ہے کہ یہ محافل خلاف شرع امور اور ریاکاری اور نمود و نمائش سے پاک ہو۔متحدہ عرب امارات کی عدالت عالیہ کے چیف جسٹس شیخ احمد عبدالعزیز المبارک محافل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

> اس تقریب نے لوگوں کے کردار بنانے اور جذبات ابھارنے میں بڑا تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ [۶۵]

انفصال واتصال

مجالس عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام صدیوں سے ہوتا چلا آیا ہے۔۔۔۔آپ ماضی کی طرف پیچھے چلیں اور پیچھے چلیں۔۔۔۔ایک صدی پیچھے چلیں، دو صدی پیچھے چلیں اور تمام نو پیدا فرقوں اور جماعتوں کو بھی پیچھے چھوڑتے جائیں۔[۶۶] تو آپ یہ دیکھ کر سخت حیران ہوں گے کہ دور جدید کے ہر نو پیدا فرقے اور جماعت کے اجداد کا تعلق اسی ایک جماعت سے تھا جس کو اصطلاح شریعت اور اصطلاحِ عوام میں ''سوادِ اعظم اہل سنت و جماعت'' کہا جاتا ہے اور جس کا نشان امتیاز صدیوں سے ''محفل میلاد'' رہا ہے۔۔۔۔لیکن عقل یہ سوال کرتی ہے کہ قرآن و حدیث کی واضح ہدایات اور تسلسل و تواتر کے باوجود پھر اختلافات نے شدت کیوں اختیار کی اور مسلمان فرقوں اور جماعتوں میں کیوں بٹ گئے؟۔۔۔۔تو ان اختلافات کے جہاں اور اسباب ہیں وہاں راقم کے نزدیک ایک اہم سبب سیاسی بھی ہے۔۔۔۔۔جو قابل توجہ ہے۔

دو ڈھائی سو سال پہلے دنیا کے تین براعظموں پر پھیلے ہوئے سواد اعظم کا شیرازہ منتشر کرنے کے لئے برطانوی محکمہ جاسوسی نے ایک جامع پروگرام بنایا اور آنے والی صدیوں میں تسلسل و تندہی کے ساتھ اس پر عمل ہوتا رہا۔(اب یہودی بھی اس مہم میں سرگرم ہیں) اس پروگرام کے مختلف اہداف تھے۔ان اہداف میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور صلحائے امت کی ذوات عالیہ سرفہرست نظر آتی ہیں کیوں کہ ان حضرات عالیہ سے وابستگی دین کا صحیح شعور اور اسلام کی سچی محبت پیدا کرتی ہے اور مسلمانوں کو اس حد تک دیوانہ بنا دیتی ہے کہ وہ اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔۔۔۔۔یہی دیوانگی دشمنان اسلام کے لئے صدیوں سے دردسر بنی رہی۔۔۔۔۔اس کا علاج انہوں نے یہ سوچا کہ اندرونی اور بیرونی سازشوں کے ذریعہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور صلحائے امت کی محبت مسلمانوں سے چھین کر ملت اسلامیہ کا شیرازہ، منتشر کر دیا جائے۔

اٹھارویں صدی کے ایک برطانوی جاسوس ہمفرے کی خفیہ یادداشتوں سے دشمنانِ اسلام کے پوشیدہ عزائم کا پتہ چلتا ہے۔ان یادداشتوں میں پہلے قوت کے ان سرچشموں کی نشاندہی کی گئی ہے جہاں سے مسلمان قوت حاصل کرتے ہیں۔۔۔۔۔قوت کے ان سرچشموں میں مندرجہ ذیل کا بطور خاص ذکر کیا گیا ہے:۔

۱۔۔۔ پیغمبر (اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) اہل بیت، علماء اور صلحا کی زیارت گاہوں کی تعظیم اور ان مقامات کو ملاقات اور اجتماع کے مراکز قرار دینا۔ [۶۷]

۲۔۔۔ سادات کا احترام اور رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اس طرح تذکرہ کرنا گویا وہ ابھی زندہ ہیں اور درود و سلام کے مستحق ہیں۔ [۶۸]

قوت کے مختلف سرچشموں کی نشاندہی کے بعد ان یادداشتوں میں برطانوی محکمہ جاسوسی کی طرف سے مسلمانوں میں انتشار وافتراق پیدا کرنے، ان کی قوت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے بہت سی ہدایات دی ہیں جن کی ایک طویل فہرست ہے۔ ان ہدایات میں مندرجہ ذیل قابل توجہ ہیں:۔

۱۔۔۔ ضروری ہے کہ دلائل سے یہ ثابت کیا جائے کہ قبروں کو اہمیت دینا اور ان آراکشات پر توجہ دینا بدعت اور خلاف شرع ہے۔ آہستہ آہستہ ان قبروں کو مسمار کر کے لوگوں کو ان کی زیارت سے روکا جائے۔

۲۔۔۔ دوسرا کام ہمیں یہ کرنا ہوگا کہ ہم حقیقی سادات اور علمائے دین کے سروں سے ان کے عمامے اتروائیں تاکہ پیغمبر خدا سے وابستگی کا سلسلہ ختم ہو اور علماء کا احترام چھوڑدیں۔ [۶۹]

۳۔۔۔ پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے جانشینوں اور کلی طور پر اسلام کی برگزیدہ شخصیتوں کی اہانت کا سہارا لے کر اور اسی طرح شرک وبدعت پرستی کے آداب ورسوم کو مٹانے کے بہانے مکہ ومدینہ اور دیگر شہروں میں جہاں تک ہوسکے مسلمانوں کی زیارت گاہوں اور مقبروں کی تاراجی۔ [۷۰]

ماضی کی تاریخ آپ کے سامنے ہے، آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ دشمن کے ان پوشیدہ عزائم کو کس کس نے پورا کیا اور بعض حضرات اب بھی پورا کرنے میں لگے ہیں۔۔۔۔شعوری طور پر یا غیر شعوری طور پر، اللہ بہتر جانتا ہے۔۔۔۔شاید ہمیں نہیں معلوم کہ ہم کس عظیم بین الاقوامی سازش کا شکار ہیں۔۔۔۔ماضی میں یہ سازشیں چھپی چھپی سی تھیں مگر اب گردش زمانہ نے نقاب الٹ دیا ہے۔۔۔۔ضرورت ہے کہ ہم ہوشمندی اور تدبر سے کام لیں۔ اپنی بکھری ہوئی قوت کو یک جا کریں۔۔۔۔اس کا آسان طریقہ یہی ہے کہ گزشتہ ڈیڑھ دو صدیوں میں پیدا ہونے والے فرقوں سے دامن کش ہوکر سلف صالحین کی اس راہ کو اپنائیں جس نے ہمیں مہ و پروین کا امیر بنایا تھا۔۔۔۔ہمیں اپنے اسلاف کرام سے رشتہ جوڑنا چاہئے، دشمنان اسلام میں ایک نئی لہر آئی ہے، اب عشق مصطفےٰ کی بات ہورہی ہے [۷۱]۔۔۔۔ہاں عشق مصطفےٰ کی بات ہونی چاہئے۔۔۔۔اس عشق کی جو این وآں سے بے نیاز کر کے آفاقی بنادیتا ہے۔۔۔۔جو پستیوں سے نکال کر ہمدوش ثریا کردیتا ہے۔۔۔۔جو مور بے مایہ کو سلیماں بنادیتا ہے۔

ہاں اسوہ رسول علیہ التحیۃ والتسلیم کو دل وجان سے اپنائیے۔۔۔۔ان کی ایک ایک ادا کو دل سے لگائیے۔۔۔۔ہاں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا کیجئے۔ محفل میلاد سجائیے، جشن میلاد منائیے۔۔۔کہ آسماں سے زمین تک ان کا چرچا ہے، درود وسلام کے گجرے آرہے ہیں، جارہے ہیں۔۔۔۔ذکر بلند ہورہا ہے۔۔۔۔ہاں ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ بلندیوں کا امین ہے۔۔۔۔ان کی حیات مبارکہ کی ایک ایک آن رفعتوں کی پاسداری ہے۔۔۔۔وہ اس مقام محمود پر فائز ہوئے جہاں حمد کی بوچھاڑ پڑرہی ہے۔ جہاں نعت کی بارش ہورہی ہے۔۔۔۔ہاں

عليك صلوة الله يا داعي الهدى
عليك سلام الله يا خير معتصم

عليك صلوة الله يا دار حكمته
عليك سلام الله يا جامع الكلم

عليك صلوة الله يا اية الرضا
عليك سلام الله يا مفخر التم

عليك صلوة الله يا صاحب اللواء
عليك سلام الله يا معدن الحكم

عليك صلوة الله يا ملجاء الورى
عليك سلام الله يا زين زمزم

ايا نسيم صبا ان زوت روضة
سلم على المصطفىٰ صاحب النعم

وقف عند مضجعه في مواجهة
وبلغ صلوتي وتسليمي على روح اكرم [۷۲]

احقر محمد مسعود عفی عنہ
پرنسپل
گورنمنٹ ڈگری کالج ٹھٹھہ، (سندھ)
اسلامی جمہوریہ پاکستان

۵ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ
۲۲ر اپریل ۱۹۸۸ء
یوم جمعۃ مبارک

☆☆☆

حواشی اور حوالے

۱۔۔۔ ابوالفدا اعمادالدین اسماعیل ابن کثیر : میلاد مصطفیٰ (ترجمہ مولانا افتخار احمد قادری مطبوعہ لاہور ۱۹۸۵ء ص۔۱۴۔۱۶

۲۔۔۔ اشرف علی تھانوری : السرور ظہور النور، مطبوعہ ساڈھورہ، ص ۳۳

۳۔۔۔ قرآن حکیم : سورۂ مائدہ، آیت نمبر ۱۱۴

۴۔۔۔ قرآن کریم، سورہ مریم، آیت نمبر ۱۵

۵۔۔۔ قرآن کریم، سورہ مریم، آیت نمبر ۳۳

۶۔۔۔ (ا) مسلم بن حجاج قشیری: مسلم شریف، ج ۱، ص۔ ۷

(ب) ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر: اسد الغابہ فی معرفتہ الصحابہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء ج ۱ ص ۲۱، ۲۲

۷۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ ابراہیم، آیت نمبر ۵

۸۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ بقرہ، آیت نمبر ۱۲۵، سورہ آل عمران، آیت نمبر ۹۷

۹۔۔۔ (ا) اوالفضل شہاب الدین احمد علی ابن حجر عسقلانی: فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج ۹، ص ۱۱۸

(ب) عبدالرزاق صنعانی: مصنف، ج ۷، ص ۴۷۸

(ج) بدرالدین عینی: عمدہ القاری شرح صحیح البخاری، ج ۲، ص ۹۵

۱۰۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ آل عمران، آیت نمبر ۱۶۴

۱۱۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ ضحیٰ، آیت نمبر ۱۱

۱۲۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ یونس، آیت نمبر ۵۷۔۵۸

۱۳۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ توبہ، آیت نمبر ۲۴

۱۴۔۔۔ (ا) ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل : بخاری شریف، ج ۱، ص ۱۰۴

(ب) ابوعبدالل اہ ولی الدین محمد عبدالل اہ خطیب تبریزی : مشکوہ شریف ج ۱، ص ۱۴۰

(ج) ابوالحسن بن الحاج قشیری نیشاپوری: مسلم شریف ج ۱، ص ۱۴۰۔۱۴۱

۱۵۔۔۔ شاہ احمد سعید مہاجر مدنی: اثبات المولد والقیام، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء ص ۲۳

۱۶۔۔۔ (ا) امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی: ترمذی سریف، ج ۲، ص ۶۶۰۔۶۶۷

(ب) مسلم بن حجاج قشیری: مسلم شریف، ج ۳، ص ۴۱۷

(ج) ابوعبداللہ ولی الدین محمد عبداللہ خطیب تبریزی: مشکوہ شریف ج ۳ ص ۱۱۹۔۱۳۳

۱۷۔۔۔ (ا) ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل: بخاری شریف، ج ۲، ص ۲۴۹، ۲۸۳۔۲۸۴

(ب) ابوعبداللہ ولی الدین محمد عبداللہ خطیب تبریزی: مشکوہ شریف، ج ۲، ص ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۵

۱۸۔۔۔ ایضاً

۱۹۔۔۔ (ا) محمد بن علوی المالکی الحسنی: حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء ص ۱۰

۲۰۔۔۔ ابوالفدا اعمادالدین اسمٰعیل ابن کثیر: میلاد مصطفیٰ، مطبوعہ لاہور، ۱۹۸۵ء ص ۲۹۔۳۰

۲۱۔۔۔ ابوعبداللہ ولی الدین محمد عبداللہ خطیب تبریزی، مشکوہ شریف، ج ۳، ص ۱۳۲۔۱۳۳

۲۲۔۔۔(ا) ابوعبداللہ ولی الدین محمد عبداللہ خطیب تبریزی مشکوہ شریف، ج ۳ ص ۱۳۰

(ب) احمد رضا خاں: اقامتہ القیامہ (۱۲۹۹ھ) مطبوعہ لاہور ۱۹۷۰ء ص ۴۴

۲۳۔۔۔ ایضاً، ص ۴۴

۲۴۔۔۔(ا) محمد بن علی یوسف دمشقی شامی: سبل الھدی والرشاد فی سیرہ خیر العباد

(ب) عبدالحق مہاجر مکی: الدار المنظم فی حکم عمل مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۵۔۔۔ قاضی شمس الدین احمد بن ابراہیم بن خلکان : وفیات الاعیان انباء الزماں، مطبوعہ قاہرہ ۱۹۴۷ء

۲۶۔۔۔ علامہ محمد رضا مصری: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، مطبوعہ لاہور ص ۳۳

۲۷۔۔۔ ایضاً

۲۸۔۔۔ (ا) ایضاً ص ۳۳

(ب) جلال الدین سیوطی: حسن المقصد فی عمل المولد

۲۹۔۔۔ عبدالسمیع رامپوری: انوار ساطعہ (۱۳۰۷ھ)، مطبوعہ مرادآباد، ص ۲۶۱

۳۰۔۔۔ شیخ محمد رضا مصری : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، مطبوعہ لاہور، ص ۳۳

۳۱۔۔۔ (ا) عبدالحق مہاجر مکی :الدر المنظم فی حکم عمل مولد النبی الاعظم، ص ۱۳۳، ۱۲۴

(ب) احمد رضا بریلوی : اقامتہ القیامہ (۱۲۹۹ء) مطبوعہ کراچی ۱۹۸۶ء، ص ۱۷۔۱۸ بحوالہ

(ا) طبقات کبریٰ از شیخ الاسلام ابونصر عبدالوہاب بن ابی الحسن تقی الدین سبکی

(۲) علی بن برہان الدین حلبی :انسان العیون

۳۲۔۔۔ ایضاً، ص ۱۲۳۔۱۲۴

۳۳۔۔۔ قرآن حکیم : سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۶۔۵۷

۳۴۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ مومن، آیت نمبر ۷، سورہ نباء، آیت نمبر ۳۸

۳۵۔۔۔ محمد امداد اللہ شاہ مہاجر مکی: فیصلہ ہفت مسئلہ (مع تعلیقات مفتی محمد خلیل خاں برکاتی) مطبوعہ

لاہور، ص۔۱۱۱

نوٹ:۔ مسئلۂ قیام پر ایک تحقیقی مقالہ ''سلام وقیام'' کے عنوان سے قلم بند کیا تھا جو ۱۹۹۵ء میں کراچی سے ادارہ مسعودیہ نے شائع کر دیا تھا۔ پروفیسر عظیمی ایف۔ ایم شیخ نے اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا جو ادارہ مزکور نے ۱۹۹۶ء میں شائع کر دیا ہے۔ مسئلۂ قیام پر مزید تفصیلات اس مقالے میں مطالعہ فرمائیں۔

۳۶۔۔۔(ا) جمال الدین عبدالرحمٰن ابن الجوزی : بیان میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، مطبوعہ لاہور، ص ۳۴، ۳۵

(ب) شیخ اسمٰعیل حقی: تفسیر روح البیان، ج ۹، ص ۵۶

۳۷۔۔۔عبدالسمیع: انوار ساطعہ (۱۳۰۷ھ) مطبوعہ مرادآباد، ص ۱۷۱۔۱۷۲

۳۸۔۔۔ایضاً، ص ۱۷۱، ۱۷۲

۳۹۔۔۔قرآن حکیم: سورہ فاتحہ، آیت نمبر ۵۔۶، سورہ مائدہ ، آیت نمبر ۴۶

۴۰۔۔۔ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ج ۲۱، ص ۸۲۴

۴۱۔۔۔ ایضاً ، ص ۸۲۶

۴۲۔۔۔(ا) ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری : بخاری شریف، ج ۱، ص ۱۱۷، ۱۱۸

(ب) ابوعبداللہ ولی الدین محمد عبداللہ خطیب تبریزی : مشکوۃ شریف، ج ۱، ص ۵۵۔۵۹

(ج) عبدالحق محدث دہلوی: اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۱۳۷۔۱۳۸

۴۳۔۔۔(ا) ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری : بخاری شریف، ج ۱، ص ۱۱۷۔۱۱۸

(ب) ابوعبداللہ ولی الدین محمد عبداللہ خطیب تبریزی: مشکوہ شریف ، ص ۲۲

(ج) عبدالحق محدث دہلوی: اشعۃ اللمعات : ج ۱، ص ۱۳۷، ۱۳۸

۴۴۔۔۔قران حکیم : سورہ نحل، آیت نمبر ۱۱۷

۴۵۔۔۔(ا) امام محمد : موطا امام محمد، ص ۱۰۴

(ب) ابن قیم : کتاب الروح، ص ۱۰

۴۶۔۔۔(ا) مسلم بن حجاج قشیری: مسلم شریف، ج ۳، ص ۱۸۷

(ب) عبدالحق محدث دہلوی: اشعۃ اللمعات شرح مشکوہ، ج ۱، ص ۱۵۷

۴۷۔۔۔(ا) ابوعبداللہ ولی الدین محمد عبداللہ خطیب تبریزی: مشکوہ شریف، ج ۱، ص ۴۹۔۵۰

(ب) علی قاری بن سلطان محمد ہروی: مرقاہ شرح مشکوہ، ج ۱، ص ۲۱۵

(ج) عبدالحق محدث دہلوی: اشعۃ اللمعات، ج (ص ۲۵)

(د) یوسف سید ہاشم رفاعی: ادلۃ اہل السنہ : مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء، ص ۲۳۵

۴۸۔۔۔ابوعبداللہ ولی الدین محمد عبداللہ خطیب تبریزی: مشکوہ شریف، ص ۲۸۳

۴۹۔۔۔(ا) ابوعبداللہ ولی الدین محمد عبداللہ خطیب تبریزی: مشکوہ شریف، ج ۱، ص۔۵۸

(ب) علی قاری بن سلطان محمد ہروی: مرقاب شرح مشکوہ، ج ۱، ص ۲۴۹۔۲۵۰

(ج) عبدالحق محدث دہلوی: اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۱۴۳

۵۰۔۔۔علی قاری بن سلطان محمد ہروی: مرقاہ شرح مشکوہ، ج ۱، ص ۲۴۹

۵۱۔۔۔ ابوعبداللہ ولی الدین محمد عبداللہ خطیب تبریزی: مشکوہ شریف، ج ۱، ص ۵۸

۵۲۔۔۔ابوعبداللہ ولی الدین محمد عبداللہ خطیب التبریزی: مشکوہ شریف، مطبوعہ کراچی، ص ۳۱

۵۳۔۔۔ایضاً، ص ۳۱

۵۴۔۔۔ایضاً، ص ۳۱

۵۵۔۔۔(ا) ایضاً، مشکوہ شریف: مطبوعہ لاہور، ج ۱ ص ۶

(ب) علی قاری بن سلطان محمد ہروی، مرقاہ شرح مشکوہ، ج ۱، ص ۲۵۵

(ج) عبدالحق محدث دہلوی : اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۱۴۶

۵۶۔۔۔قرآن حکیم : سورہ نساء ، آیت نمبر ۸۰

۵۷۔۔۔قرآن حکیم : سورہ انفال، آیت نمبر ۴۶

۵۸۔۔۔قرآن حکیم : سورہ نساء، آیت نمبر ۵۹

۵۹۔۔۔قرآن حکیم: سورہ نساء، آیت نمبر ۶۵

۶۰۔۔۔قرآن حکیم : سورہ نساء، آیت نمبر ۲۰

۶۱۔۔۔ قرآن حکیم : سورہ آل عمران، آیت نمبر ۳۲

۶۲۔۔۔قرآن حکیم : سورہ ہود، آیت نمبر ۱۲۰

۶۳۔۔۔نور محمد قادری : میلاد شریف اور علامہ اقبال، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۷ء، ص ۵

۶۴۔۔۔غلام دستگیر : آثار اقبال، مطبوعہ حیدرآباد دکن ، ۱۹۴۶ء، ص ۳۰۵

۶۵۔۔۔خلیل احمد رانا: انوار قطب مدینہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ء، ص ۴۶۲

۶۶۔۔۔قرآن حکیم : سورہ انعام، آیت نمبر ۱۶۰

۶۷۔۔۔ہمسفر ے کے اعترافات، مطبوعہ لاہور، ص ۹۸

۶۸۔۔۔ایضاً ، ص ۹۸

۶۹۔۔۔ایضاً ص۱۰۴ ۔ ۱۰۵

۷۰۔۔۔ایضاً ص۱۳۰

۷۱۔۔۔ (ا)ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی:علموااولادکم محبتہ رسول اللہ،مطبوعہ جدہ،۱۹۸۸

(ب)ابوالحسن علی ندوی:نقوش(رسول نمبر)مطبوعہ لاہور،۱۹۸۲ء،ج ا ص ۳۳

۷۲۔۔۔مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹوی(م۔۱۱۷۴ھ/۱۷۶۱ء)

بذل القوہ فی حوادث سنی النبوہ(مقدمہ)،مطبوعہ حیدرآباد سندھ،۱۹۶۶ء،ص۸۸

۷۳۔۔۔سید نور محمد : میلاد شریف اور علامہ اقبال ،کراچی ۱۹۹۴ص ۳۵

۷۴۔۔۔ایضاً ص۳۲

☆☆☆

کتابیات

۱۔ قرآن حکیم(ترجمہ مفتی احمد رضا خاں بریلوی)مطبوعہ کراچی ۱۹۷۷ء

۲۔ قرآن حکیم(ترجمہ مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی)مطبوعہ دہلی ۱۹۴۲ء

۳۔ قرآن حکیم(محمود حسن دیوبندی)،مطبوعہ مغربی جرمنی ۱۹۷۵ء

۴۔ ابن اثیر ابی الحسن علی الجزری :اسد الغابہ فی معرفتہ الصحابہ،جلد اول،مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء

۵۔ ابن جوزی بغدادی،حافظ جمال الدین عبدالرحمٰن:میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم(ترجمہ غلام معین الدین نعیمی)

۶۔ ابن خلکان اربلی،شمس الدین احمد بن ابراہیم:(وفیات الاعیان انباء ابناء الزمان)مطبوعہ قاہرہ،۱۹۴۷ء

۷۔ ابن کثیر ابوالفداء،عماد الدین اسماعیل:میلاد مصطفےٰ(ترجمہ مولانا افتخار احمد قادری)مطبوعہ قاہرہ،۱۹۴۷ء

۸۔ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری :بخاری شریف(ترجمہ مولانا محمد عبدالحکیم اختر شاجہاں پوری مظہری)مطبوعہ لاہور

۹۔ ابوعبدالل ولی الدین محمد عبداللہ خطیب تبریزی:مشکوہ المصابیح،جلد سوم(ترجمہ محمد عبدالحکیم اختر شاجہاں پوری)مطبوعہ لاہور ۱۹۸۶ء

۱۰۔ ابوالحسن بن الحجاج قشیری نیشاپوری : مسلم شریف،جلد اول ،سوم،مطبوعہ کراچی

۱۱۔ ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی :جامع ترمذی ،جلد دوم(ترجمہ مولانا غلام رسول سعیدی)مطبوعہ دہلی

۱۲۔ ابوالفضل شہاب احمد علی بن حجر عسقلانی : فتح الباری شرح صحیح البخاری،جلد نہم

۱۳۔ احمد رضا بریلوی:اقامتہ القیامہ علی طاعن القیام لنبی تہامہ(۱۳۹۹ھ)مطبوعہ لاہور ۱۹۷۰ء

۱۴۔ احمد سعید دہلوی، شاہ: اثبات المولد والقیام، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء

۱۵۔ احمد سعید کاظمی علامہ: میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، مطبوعہ حیدر آباد ۱۹۸۷ء

۱۶۔ اشرف علی تھانوی: السرور، ظہور النور ملقب بہ ارشاد العباد فی عید میلاد (۱۳۳۲ھ) مطبوعہ ساڈھورہ

۱۷۔ امداد اللہ مہاجر مکی، حاجی محمد: فیصلہ ہفت مسئلہ (مع تعلیقات مفتی محمد خلیل خاں برکاتی) مطبوعہ لاہور

۱۸۔ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (پنجاب یونیورسٹی) جلد بست و یکم، مطبوعہ لاہور

۱۹۔ بدر الدین عینی: عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، جلد دوم

۲۰۔ جلال الدین سیوطی: حسن المقصد عمل المولد

۲۱۔ خلیل احمد رانا: انوار قطب مدینہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ء

۲۲۔ عبد الرزاق ابوبکر بن ہمام بن نافع: مصنف عبد الرزاق

۲۳۔ عبد الحق محدث دہلوی: اشعۃ اللمعات، جلد اول، مطبوعہ لکھنؤ

۲۴۔ عبد الحق مہاجر مکی: الدار المنظم فی حکم مولد النبی الاعظم

۲۵۔ عبد السمیع، مولانا: انور ساطعہ (۱۳۰۷ھ) مطبوعہ مراد آباد

۲۶۔ علی قاری بن سلطان محمد ہروی: مرقاۃ شرح مشکوۃ، جلد اول

۲۷۔ غلام دستگیر رشید: آثار اقبال، مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۹۴۶ء

۲۸۔ غلام رسول سعیدی، مولانا: مقالات سعیدی، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء

۲۹۔ محمد بن علوی المالکی الحسنی: حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف (ترجمہ: دوست محمد شاکر سیالوی) مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء

۳۰۔ محمد بن علی یوسف، دمشقی شامی: سبل الہدی والرشاد فی سیرت خیر العباد، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء

۳۱۔ محمد رضا مصری: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، مطبوعہ کراچی

۳۲۔ محمد طفیل نقشبندی، مولانا، تحفۃ الزائرین حصہ چہارم، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۶ء

۳۳۔ محمد عبدہ یمانی، ڈاکٹر: علموا اولادکم محبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطبوعہ جدہ ۱۹۸۸ء

۳۴۔ نقوش (رسول نمبر) جلد اول، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء

۳۵۔ نور محمد قادری: میلاد شریف اور علامہ اقبال، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۷ء

۳۶۔ ہاشم رسول، حاجی سید: زندگانی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (ترجمہ فارسی ابن ہشام) جلد اول، مطبوعہ تہران ۱۳۶۴ء شمسی

۳۷۔ ہمفرے کے اعترافات، مطبوعہ لاہور

۳۸۔ یوسف سید ہاشم: ادلۃ اہل السنۃ والجماعۃ (مترجمہ: مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری) مطبوعہ، لاہور ۱۹۸۷ء

☆☆☆

(۳۰)

ڈاکٹر محمد اقبال

عرض کرنے کی ضرورت نہیں کہ اس کائنات میں سب سے زیادہ بابرکت، مقبول ومفید اور قابل عزت کام جو خدا تعالیٰ کو خوشنودی اور خلق خدا کا بہبود کا جامع ہو یہ اور صرف یہ ہے کہ فرزندان اسلام متحد اور متفق ہو کر پوری مستعدی اور اخلاص سے حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پاک کی منادی کریں اور اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت کرنا دین ودنیا، مغفرت ونجات، مذہب وسیاست اور رضائے حق اور قبول الٰہی جملہ سرشتوں کی جان ہے۔ [۷۳]

○

رہا قیام مجھے ایسی محفل میلاد میں شریک ہونے کا اتفاق نہیں ہوا جس میں قیام ہوا ہو بہت سے لوگ اس قسم کی محفلوں میں قیام بھی نہیں کرتے مگر جو کرتے ہیں وہ برا نہیں بلکہ اچھا کرتے ہیں سر سید احمد خاں کی مجلس میلاد شریف میں حاضری کے ایک عینی شاہد کا بیان ہے کہ کالج کے طالب علم سالانہ محفل میلاد منعقد کرتے تھے اس میں سر سید آ کر بیٹھتے تھے اور آخر تک بیٹھے رہتے تھے، سلام کے موقع پر سب ساتھ کھڑے ہو جاتے تھے اور سب کے ساتھ بلند آواز سے سلام پڑھتے تھے۔ [۷۴]

☆☆☆

زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکاں تمہارے لئے

چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے

ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

فرشتے خدم رسول حشم تمام امم خلائی کرم

وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے

اصالت کل امامت کل سیادت کل امارت کل

حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک

زمین فلک سماک سمک میں سکہ نشان تمہارے لئے

مسعود ملت کے آثار علمیہ

تصنیفات

نمبر شمار	عنوان	فن	مقام اشاعت	سنہ طباعت
۱۔	شاہ محمد غوث گوالیاری	سوانح	میر پور خاص	۱۹۶۴ء
۲۔	تذکرہ مظہر مسعود	سوانح	کراچی	۱۹۶۹ء
۳۔	اردو میں قرآنی تراجم وتفاسیر (غیر مطبوعہ مقالۂ ڈاکٹریٹ، سندھ یونیورسٹی)	قرآنیات	حیدرآباد سندھ	۱۹۷۰ء
۴۔	فاضل بریلوی اور ترک موالات	سیاسیات	لاہور	۱۹۷۱ء
۵۔	فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں	سوانح	لاہور	۱۹۷۳ء
۶۔	حیات مظہری	سوانح	کراچی	۱۹۷۴ء
۷۔	عاشق رسول	ادب	لاہور	۱۹۷۶ء
۸۔	سیرت مجدّد الف ثانی	سوانح	لاہور	۱۹۷۶ء
۹۔	موج خیال	ادب	کراچی، بمبئی	۱۹۷۷ء
۱۰۔	حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال	فلسفہ	لاہور	۱۹۷۸ء
۱۱۔	Neglected Genius of The East	سوانح	لاہور	۱۹۷۸ء
۱۲۔	مولانا محمد عبدالقدیر بدایونی	سوانح	لاہور	۱۹۷۸ء
۱۳۔	حیات فاضل بریلوی	سوانح	لاہور	۱۹۷۸ء
۱۴۔	تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم	سیاسیات	لاہور	۱۹۷۹ء
۱۵۔	شاعر محبت	ادب	گجرات	۱۹۷۹ء
۱۶۔	محبت کی نشانی	فقہ وادب	کراچی، الٰہ آباد	۱۹۸۰ء
۱۷۔	حیات مولانا احمد رضا خان بریلوی	سوانح	سیالکوٹ	۱۹۸۱ء
۱۸۔	گناہِ بے گناہی	سیاسیات	لاہور، کراچی	۱۹۸۱ء
۱۹۔	حیات امام اہلسنت	سوانح	لاہور، کراچی	۱۹۸۱ء
۲۰۔	دائرہ معارف امام احمد رضا	سوانح	کراچی	۱۹۸۲ء
۲۱۔	ماہ وانجم	سواہ	سیالکوٹ	۱۹۸۳ء
۲۲۔	نور ونار	سیرت	لاہور، کراچی	۱۹۸۴ء
۲۳۔	اجالا	سوانح وادب	لاہور، کراچی	۱۹۸۴ء
۲۴۔	نظام مصطفیٰ	سیاسیات	لاہور	۱۹۸۴ء
۲۵۔	رہبر ورہنما	سوانح وادب	لاہور، کراچی	۱۹۸۶ء
۲۶۔	آخری پیغام	قرآن وادب	لاہور، پشاور	۱۹۸۶ء
۲۷۔	تنقیدات وتعاقبات امام احمد رضا	سیاسیات	لاہور	۱۹۸۸ء

مسعود ملت کے آثار علمیہ

تصنیفات

نمبر شمار	عنوان	فن	مقام اشاعت	سنہ طباعت
۲۸۔	جشن بہاراں	سیرت وادب	کراچی، لاہور	۱۹۸۸ء
۲۹۔	جان جاں صلی اللہ علیہ وسلم	سیرت وادب	کراچی	۱۹۸۹ء
۳۰۔	آئینہ رضویات (جلد اول مرتب محمد عبدالستار طاہر)	تاریخ، سوانح سیاسیات	کراچی	۱۹۸۹ء
۳۱۔	جان ایمان	سیرت وادب	لاہور	۱۹۸۹ء
۳۲۔	دعائے خلیل	سیرت وادب	لاہور	۱۹۹۰ء
۳۳۔	غریبوں کے غمخوار	سوانح وادب	لاہور	۱۹۹۰ء
۳۴۔	امام احمد رضا اور عالمی جامعات	سوانح وادب	صادق آباد	۱۹۹۰ء
۳۵۔	امام احمد رضا اور علوم جدیدہ وقدیمہ	سوانح وادب	لاہور	۱۹۹۰ء
۳۶۔	تاج الفقہاء	فقہ، سوانح	لاہور	۱۹۹۰ء
۳۷۔	کل کے معمار	ادب	لاہور	۱۹۹۱ء
۳۸۔	رحمۃ للعالمین	سیرت وادب	لاہور	۱۹۹۱ء
۳۹۔	مرادِ رسول	سوانح	لاہور	۱۹۹۲ء
۴۰۔	عیدوں کی عید	سیرت	کراچی، لاہور	۱۹۹۲ء
۴۱۔	قیامت	قرآن وادب	کراچی	۱۹۹۲ء
۴۲۔	آئینہ رضویات (جلد دوم مرتبہ محمد عبدالستار طاہر)	سوانح تاریخ وغیرہ	کراچی	۱۹۹۳ء
۴۳۔	محدث بریلوی	سوانح	کراچی، لاہور	۱۹۹۳ء
۴۴۔	علم غیب	سیرت	کراچی، دہلی	۹۳ء، ۱۹۹۶ء
۴۵۔	جشن ولادت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)	سیرت	لاہور	۱۹۹۴ء
۴۶۔	رسم ورواج	عمرانیات	لاہور	۱۹۹۴ء
۴۷۔	رونق حیات	فقہ وادب	لاہور	۱۹۹۴ء
۴۸۔	تعظیم وتوقیر	سیرت	کراچی، دہلی	۱۹۹۴ء
۴۹۔	حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا انقلابی دین	سیاسیات	بارہ مولہ، کشمیر	۱۹۹۴ء
۵۰۔	نسبتوں کی بہاریں	نفسیات، ادب وتصوف	کراچی، لاہور، دہلی	۱۹۹۴ء
۵۱۔	حضرت مجدد الف ثانی، حالات وافکار وخدمات	سوانح	کراچی	۱۹۹۵ء
۵۲۔	دوقومی نظریہ اور پاکستان	سیاسیات	لاہور	۱۹۹۵ء
۵۳۔	پیغام	معاشیات اور عمرانیات	کراچی، لاہور	۱۹۹۵ء
۵۴۔	نئی نئی باتیں	فقہ وادب	کراچی، لاہور، دہلی	۱۹۹۵ء
۵۵۔	عورت اور پردہ	فقہ وادب	کراچی، دہلی	۱۹۹۵ء
۵۶۔	سلام وقیام	سیرت وادب	کراچی، دہلی	۱۹۹۵ء

نمبر شمار	عنوان	فن	مقام اشاعت	سنہ اشاعت
۵۷۔	قبلہ	تاریخ وسیرت	کراچی، لاہور، دہلی	۱۹۹۵ء
۵۸۔	آئینہ رضویات (جلد سوم، مرتبہ عبدالستار طاہر)	تاریخ اور سوانح وغیرہ	کراچی	۱۹۹۶ء
۵۹۔	مصطفوی نظام معیشت	معاشیات	کراچی	۱۹۹۶ء
۶۰۔	فاروق اعظم کا غیر مسلموں سے حسن سلوک	سیاسیات	کراچی	۱۹۹۶ء
۶۱۔	جشن میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم)	سیرت	حیدر آباد دکن	۱۹۹۶ء
۶۲۔	Shaykh Ahmed Sirhindi & Dr.M.Iqbal	سوانح وتصوف	کراچی	۱۹۹۶ء
۶۳۔	آئینہ حقائق	تنقید	لاہور	۱۹۹۶ء
۶۴۔	صراط مستقیم	تصوف وفقہ	کراچی	۱۹۹۷ء
۶۵۔	تقلید	عمرانیات	کراچی	۱۹۹۷ء
۶۶۔	روح اسلام	تصوف	کراچی	۱۹۹۷ء
۶۷۔	جس کا انتظار تھا	سیرت	کراچی	زیر تدوین
۶۸۔	خلفائے اعلیٰ حضرت	سوانح	لاہور	(غیر مطبوعہ)

نمبر شمار	عنوان	فن	مقام اشاعت	سنہ اشاعت
۵۶۔	سلام وقیام	سیرت وادب	کراچی، دہلی	۱۹۹۵ء
۵۷۔	قبلہ	تاریخ وسیرت	کراچی، لاہور، دہلی	۱۹۹۵ء
۵۸۔	آئینہ رضویات (جلد سوم، مرتبہ عبدالستار طاہر)	تاریخ اور سوانح وغیرہ	کراچی	۱۹۹۶ء
۵۹۔	مصطفوی نظام معیشت	معاشیات	کراچی	۱۹۹۶ء
۶۰۔	فاروق اعظم کا غیر مسلموں سے حسن سلوک	سیاسیات	کراچی	۱۹۹۶ء
۶۱۔	جشن میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم)	سیرت	حیدرآباد دکن	۱۹۹۶ء
۶۲۔	Shaykh Ahmed Sirhindi & Dr.M.Iqbal	سوانح وتصوف	کراچی	۱۹۹۶ء
۶۳۔	آئینہ حقائق	تنقید	لاہور	۱۹۹۶ء
۶۴۔	صراط مستقیم	تصوف وفقہ	کراچی	۱۹۹۷ء
۶۵۔	تقلید	عمرانیات	کراچی	۱۹۹۷ء
۶۶۔	روح اسلام	تصوف	کراچی	۱۹۹۷ء
۶۷۔	جس کا انتظار تھا	سیرت	کراچی	زیر تدوین
۶۸۔	خلفائے اعلیٰ حضرت	سوانح	لاہور	(غیر مطبوعہ)

نمبرشمار	عنوان	فن	مقام اشاعت	سنہ اشاعت
۶۹۔	حضرت فقیہہ الہند شاہ محمد مسعود محدث دہلوی	سوانح	کراچی	۱۹۹۶ء
۷۰۔	مجدد ہزارۂ دوم	تاریخ وسوانح تصوف	کراچی	۱۹۹۷ء
۷۱۔	شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مسعودیہ مظہریہ (اضافات)	تصوف	کراچی	۱۹۹۷ء
۷۲۔	آئینہ رضویات (جلد چہارم مرتبہ محمد عبدالستار طاہر)	تاریخ وسیاست وغیرہ	کراچی	(زیرتدوین)
۷۳۔	قرآن کا تصور مذہب	مذہب	کراچی	(زیرتدوین)
۷۴	ہم کدھر جارہے ہیں؟	تاریخ وسیاسیات	کراچی	(زیرتدوین)
۷۵۔	رواداری قرآن حکیم کی روشنی میں	سیاسیات قرآنیات	کراچی	(زیرتدوین)

☆☆☆

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یاالٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو : شادیٔ دیدارِ حسنِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات : ان کے پیارے منہ کی صبحِ جاں فزا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر : امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے : صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

ورفعنا لك ذكرك
محفلِ عیدِ میلادالنبی ﷺ
زیرِ اہتمام:
ادارۂ مسعودیہ، کراچی
(اسلامی جمہوریہ پاکستان)
محفلِ عیدِ میلادالنبی ﷺ
پروگرام ان شاءاللہ: بعد نمازِ مغرب تا 12:00 بجے شب
رابطہ: 0300-2365157 , 0322-3000804
www.almazhar.com